مجموعہ خمسہ رسائل اردو

عجالۂ نافعہ

۲ — ۲۷

فیما یجب حفظہ للناظر

۲۸-۲۹

ارشاد علم الاسلام

۳۰-۳۱

در مطبع عزیزی
المعروف مطبع احمدی واقع
دہلی حلیہ طبع پوشید مقبول جہان شد
سنہ ۱۳۱۰ھ

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

اصول حدیث کے فن میں اور محدثوں کے طریقوں کی معرفت میں یہ ایسا عجیب اور عمدہ مجموعہ ہے جس میں ہزارہا فائدے اور انواع انواع قاعدے ایسے ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں اور بہت آسانی کی صحبت سے حاصل ہوں

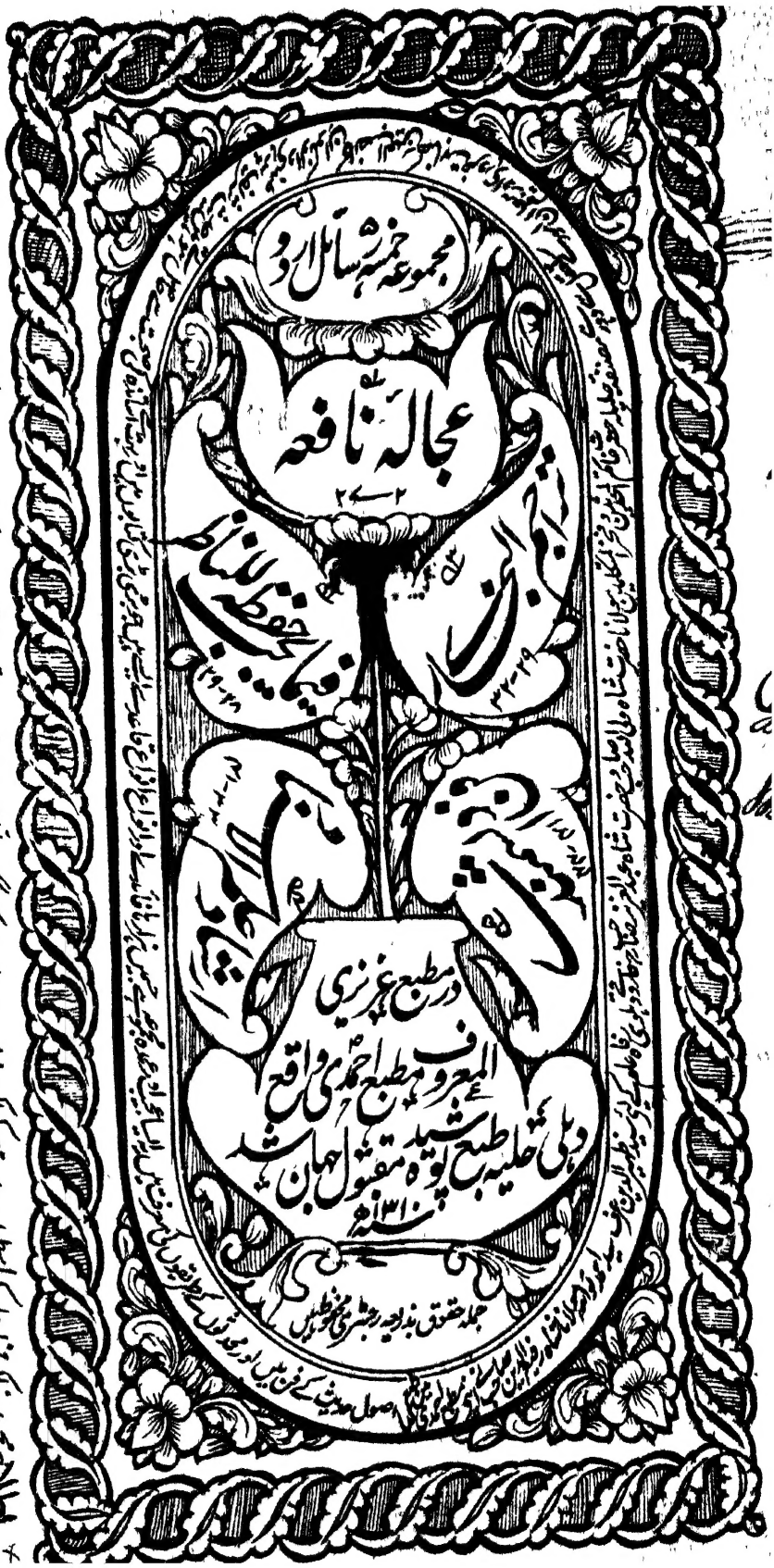

اطلاع مجموعہ ہذا کو رفاہ عام کیواسطے اردو میں ترجمہ کرا کر چھاپا ہے اور علاوہ اسکے دیگر رسائل بھی مطبع احمدی واقع دہلی متعلق مدرسۂ عزیزی سے مل سکتے ہیں + سید احمد مالک مطبع احمدی دہلی

عجالہ نافعہ اُردو
رسالۂ اوّل

L 5439

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف وثنا اللہ ہی کے واسطے ہے اور وہ ہی کافی ہے اور درود وسلام اوس کے اون خاص بندون پر جنکو اوس نے برگزیدہ کیا خصوصاً سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اونکی آل پر جو چودھوین رات کے چاند ہین اور اونکے اصحاب پر کہ وہ ہدایت کے ستارے ہین۔ اسکے بعد یہہ ایک ایسا عجیب رسالہ اور نافع عجالہ ہے ایسے فائدون مین جو حدیث شریف کے علم سے متعلق ہین جسکے لکھنے کا باعث شوق وخواہش ہے برادر عالی مآثر جامع مناقب ومفاخر سید قمر الدین حسنی جو شرافت کی آنکھ کے نور اور سیادت کے باغ کے گل ہین خدا تعالیٰ اونکو دین ودنیا کی سیادت اور دونون جہان کی سعادت نصیب کرے اندنون اس علم شریف وفن منیف کے شغل کا ارادہ انکی خاطر عاطر مین راسخ ہوا اور جمگیا اور اس ہیچمدان مخمل افادہ واستفادہ سے اپنے حسن ظن کے سبب اس کام کی اجازت اور اس بوجھ اوٹھانے مین اعانت چاہی بموجب اسکے کہ اِنَّ لِلّٰہِ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٍ + اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَھَا لَعَلَّ اَنْ تُصِیْبَکُمْ نَفْحَاتُ اللّٰہِ + اس فن شریف کے متعلقات سے کسیقدر تو لکھے گئے اور باقی انکی طبیعت زکیہ اور قریحہ سنیہ کو سونپے گئے اسلئے کہ خدا کے فضل وکرم سے انکا ذکاے فطرت وصفاے طینت اور انتقال ذہن نہایت رجحان اور بہت بلند رتبہ کا ہی چنانچہ انکی تصانیف نظم ونثر اس دعوے کے شاہد عادل وگواہ صادق ہی حضرت

حضرت باری سے ایسی امیدواری ہے کہ اس رسالہ کے مضامین اگر کوئی بنظر کرکے فنون حدیث شریف مین فکر وغور کریگا تو غلطی وخطا سے مامون اور تصحیف وتحریف سے محفوظ رہیگا اور صحیح وضعیف پہچاننے کو اسکے ہاتھ مین کسوٹی ہوگی جس سے خوب طرح پہچان لیگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وہو حسبی ونعم الوکیل **فصل اوّل** علم حدیث کے فوائد مین جن سے طالب کو شوق زیادہ ہو اور راغب کی طلب بڑھے اور اون شرطون مین جو اس علم کے خوض کرنیکو چاہین ۔ پوشیدہ نرہے کہ علم حدیث شریف ایسی شرافت رکھتا ہی کہ کوئی علم اوسکی مانند کو نہین پہونچ سکتا اسلئے کہ قرآن شریف کا علم اور اسلام کے عقائد اور شریعت کے احکام اور طریقت کے قواعد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان پر موقوف ہین اور تمام کشفیات وعقلیات جبتک اس ترازو مین نہ تلین اور اس کسوٹی سے نہ لگائے جائین قابل اعتماد اور لائق اعتبار کے نہین ہوسکتے تو یہہ علم شریف مانند ایسے صراف پر کھنے والے کے ہی جو تمام جواہر اور چاندی سونا علوم کا پرکھے بس جو وجوہ تفاسیر اور احکام کی دلیلین اور عقائد اسلام کے ماخذ اور سلوک الی اللہ کے طریقے اس صراف کے پرکھ مین کھرے نکلین وہ قابل رواج اور لائق داد وستد کے ہوسکتے ہین اور جو کھرے نہ نکلین وہ مردود ومطرود ہین تو اس علم شریف کا حکم جاری ہے تمام دین کے علوم پر اور اتباع جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سرمایہ سعادت دوجہانی اور پیرایہ حیات جاودانی ہے اسی علم شریف سے وابستہ ہے اور جو خوب غور کیجائے اور نظر تامل سے دیکھا جائے تو ہر ایک علم کی ایک خاصیت ہی کہ اوس علم کی عادت ڈالنے سے نفس انسانی کو ایک کیفیت حاصل ہوتی ہے بری ہو یا بھلی ہو اس علم کی فضیلت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اسواسطے کہ صحابیت کے معنے یہی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال کے جزئیات سے اطلاع ہو اور عبادات اور عادات کی وضع مشاہدہ کرے اور یہ بات بعد زمان کی صورت مین انسان کی مدرکہ اور خیال مین ایسی جم جاتی ہے اور رسخ ہوجاتی ہے کہ مشاہدہ کا حکم رکھتی ہے اور اسی امر کیطرف اشارہ کیا ہی جسنے یہ شعر کہا ہی اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمُوْا اَهْلُ النَّبِيِّ وَاِنْ لَّمْ يَصْحَبُوْا نَفْسًا اَنْفَاسُهٗ صَحِبُوْا اور امام ہمام محمد بن علی ابن الحسین علیہ وعلی ابائہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ فَقِهَ الرَّجُلُ

فصل اوّل علم حدیث کے فوائد مین

بصیرتہ بالحدیث او فطنتہ للحدیث ؛ اور جبکہ یہہ علم شریف خبر کی قسم سے ہے اور خبر صدق و
کذب دونون کا احتمال رکہتی ہے تو اس علم شریف کی تحصیل مین دو باتین بہت ضرور ہین ایک تو
راویون کے حال کا ملاحظہ اور دوسرے بہت بڑی احتیاط معانی کے سمجہنے مین اسواسطے کہ اگر راوی کے
حال سے واقف نہوگا اسمین سستی کریگا تو کاذب صادق سے ملتبس ہوجائیگی اور جو معانی کے سمجہنے مین
بہت بڑی احتیاط نکریگا تو مراد غیر مراد سے مشتبہ ہونگے اور دونون طرح جو فائدہ اس علم
شریف سے متوقع ہے وہ میسر نہوگا بلکہ اوس فائدہ کے برخلاف آپ بھی گمراہ ہوگا اور اورون کو
بہی گمراہ کریگا معاذ اللہ من ذلک تو ان دونون امرون مین سخن بہت ضرور ہوا امر اول یہہ ہے
کہ راویان مخبرین کے حال کا ملاحظہ صدر اول مین یعنی تابعین و تبع تابعین کے زمانہ سے بخاری
و مسلم کے زمانہ تک اور رنگ تھا کہ ہر شہرہ ہر زمانہ کے راویون کے حال کی بحث اور تفتیش کیا
کرتے تھے جس مین بے دیانتی اور جہوٹ اور سوء حفظ کی بو آتی تہی اوسکے حدیث قبول
نکرتے تہے اور اسی باعث راویون کے حال مین بڑی بڑی دفتر اور بڑی بڑی کتابین مضبوط
لکہی ہین اور اس زمانہ مین اور دوسرا رنگ ہے اب جو کتابین فقط صحاح کے واسطے ہین وہ
اون کے بعد جو کتابین اعتبار کے قابل ہین وہ جدا جدا جاننی چاہئین اسکے بعد جو کتابین
واجب الرد والترک ہین علحدہ رکہنی چاہئین تاکہ تخلیط کے گرداب مین نہ پڑ جائین اور اکثر
متاخرین محدثین کے ہاتھ سے یہہ تمیز و ترتیب جاتی رہی ہے اسی لئے بعضے مسلمون مین جمہور
سلف کے خلاف کیا ہے اور جو غیر معتبر کتابون مین حدیثین پائی ہین اون سے تمسک کیا ہے اونکی
سند لی ہے اس مقام مین ہم حضرت والد ماجد قدس سرہ کی عبارت نقل کرتے ہین تاکہ حدیث
کی کتابون کے مراتب ترتیب سے واضح ہوجائین وہ فرماتے ہین — جاننا چاہئے کہ حدیث
شریف کی کتابین باعتبار صحت و شہرت و قبول کے کئی طبقہ پر ہین اور صحت سے ہماری
مراد یہ ہے کہ مصنف التزام کرلے کہ سوائے صحیح حدیثون یا حسنہ وغیرہ کے ایراد نہ کرے اور
اور جو کرے تو اوسکا ضعیف ہونا اور اوسکی غرابت اور علت اور شذوذ کا حال بیان کردے
اسواسطے کہ ضعیف و غریب و معلول حدیث لانی اوس کے حال بیان کردینے سے قدح نہین
کرتی اور شہرت سے ہماری یہ مراد ہے کہ اہل حدیث ایک طبقہ کے بعد دوسرا طبقہ اور اسیطرح

امر اول

ولی اللہ صاحب کی عبارت کی نقل

اور اوسکے بعد اس کتاب سے مشغول ہون بطریق روایت اور ضبط مشکل اور اوس کے احادیث
کی تخریج کی تاکہ اوس کتاب کی کوئی چیز غیر مبین نرہے اور قبول سے ہماری یہ مراد ہے
کہ نقاد حدیث اوس کتاب کو اثبات کرین اور اوسپر اعتراض نکرین اور صاحب کتاب کا
حکم اوس کتاب کے احادیث کے حال کے بیان مین اچہا جانین اور درست سمجہین اور مانین
اور فقہا اون حدیثون کی سند لین بے اختلاف و بے انکار تو پہلا طبقہ کتب حدیث کا تین
کتابین ہین موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم اور قاضی عیاض نے ان تینون کتابون کی شرح
مشارق الانوار لکہی ہے اور یہہ مشارق الانوار وہ نہین جو صغانی کی ہے جسمین صحیحین کی حدیثین
اسناد و قصہ حذف کرکے جمع کی ہین غرض ان تینون کتابون کے ضبط و شرح کے واسطے کتاب مشارق الانوار
قاضی عیاض کی کافی و شافی ہے اور ان تینون کتابون کی نسبت یون ہے کہ موطا گو اصل اور
ام الصحیحین ہے اور شہرت کمال کو پہنچی ہے ہزار علماء عصر امام مالک نے موطا کی روایت کی ہے
شافعی امام محمد و یحیی بن یحیی مصمودی اور یحیی بن یحیی تمیمی و یحیی بن کثیر و ابو مصعب و قعنبی
جیسون نے اور عدالت و ضبط رجال پر اس کتاب کے اجماع ہے اور مکہ مدینہ و عراق و شام
و یمن و مصر و مغرب مین مشہور ہے اور شہرون کے فقہا کی بنا اوسپر ہے اور امام مالک کے زمانہ
مین اور اون کے بعد بہی علما نے موطا پر تخریج مین اور اوسکی احادیث کے متابعات و شواہد مین
بہت کوشش بلیغ کی ہے اور اوسکے غریب کی شرح اور مشکلات کے ضبط اور فقہ کے بیان اور
اور وجوہ مین اسقدر اہتمام کیا ہے کہ اوس سے زیادہ تصور مین نہین آتا اور صحیح بخاری صحیح مسلم
ہرچند بسط و کثرت احادیث مین موطا سے دس حصہ زیادہ ہون لیکن احادیث کی روایت کا
طریق اور رجال کی تمیز اور اعتبار و استنباط کی راہ موطا سے سیکہی ہین اور باوجود اسکے
یہہ دونو کتابین بہی مخدوم طوائف انام اور جمیع علماء اہل اسلام ہین۔ ایک فرقہ نے ان کے
واسطے مستخرجات لکہی ہے جیسے اسمعیلی اور ابو عوانہ نے اور بعضون نے شرح غریب اور ضبط مشکلات اور
بیان فقہ اور اون کے راویون کے حال لکہے ہین اور کمال شہرت اور نہایت قبول کے درجہ کو پہونچی ہین
صاحب جامع الاصول نے فربری سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوہ ہزار
آدمی سماع کہتے ہین خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ان تینون کتابون کی حدیثین اصح الاحادیث ہین

اگر بعضی احادیث ان تینون کتابون کی بعضی سی بہت صحیح ہون اور جو خوب تفحص کی نظر سی دیکھا جاے تو مؤطا کی احادیث مرفوعہ غالباً صحیح بخاری مین موجود ہین تو صحیح بخاری مشتمل ہے مؤطا پر باعتبار احادیث مرفوعہ کے مگر ہان آثار صحابہ و تابعین مؤطا مین زیادہ ہین تو ان تینون کتابون کو طبقۂ اول مین رکھنا چاہیئے **طبقۂ ثانی** وہ احادیث کہ ان تینون صفتون مین صحیحین کے درجہ کو نہین پہونچتین لیکن صحیحین کی ان صفتون مین قریب ہین وہ احادیث جامع ترمذی و سنن ابوداؤد اور سنن نسائی ہین کہ ان کے مصنف مشہور و معروف ہین و ثوق و عدالت و حفظ و ضبط و تبحر ہین فنون حدیث کے اور ان تین کتابون ان کے مصنفون نے تساہل اور تسامح نہین کیا اور حدیث کا حال اور اوسکے علت جہانتک ممکن ہوا بیان کردی ہے اور اسلیئے علماء اسلام کے درمیان شہرت پائی ہے تو ان چھہ کتابون کو صحاح ستہ کہتے ہین اور ابن الاثیر نے جامع الاصول مین ان چھہ کتابون کی حدیثون کو جمع کیا ہے اور شرح غریب و ضبط مشکلات و اسماء رجال اور جو اون کے متعلق ہے سب بیان کردیا ہے تو کتاب جامع الاصول گویا ان چھہ کتابون کی شرح ہے جیسے وہ مشارق الانوار اون تین کتابون کی شرح ہے اور صاحب جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح ستہ مین نہین گنا بلکہ مؤطا کو چھٹا قرار دیا ہے والحق معہ یعنی یہ مین حق بھی ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس سرہ فرماتے ہین کہ مسند امام احمد فقیر کے نزدیک اس دوسرے طبقہ سے ہی اور وہ اصل ہے صحیح سے سقیم کے پہچاننے کو اور اوس سے پہچانی جاتی ہے جس حدیث کی اصل ہے اور جس حدیث کی اصل نہین مگر مسند امام احمد مین ضعیف حدیثین بہت ہین کہ اونکا حال بیان نہین کیا مگر اوسمین جو ضعیف ہین اون حدیثون سے اچھی معلوم ہوتی ہین جن حدیثون کے متاخرین تصحیح کرتے ہین اور علماء حدیث اور فقہ نے اونکو اپنا پیشوا کیا ہے اور حقیقت مین رکن اعظم ہے فن حدیث مین اور اسی طرح سنن ابن ماجہ کو بھی اس طبقہ مین شمار کرسکتے ہین ہر چند اوسکی بعضی حدیثین نہایت ہی ضعیف ہین اور **طبقۂ ثالثہ** وہ حدیثین ہین کہ ایک جماعت علماے متقدمین نے جو بخاری و مسلم سے پہلی ہوئی ہین یا اون کے معاصرین نے یا جو اون کے بعد ہوئی ہین اپنی تصنیفون مین روایت کی ہین اور صحت کا التزام نہین کیا اور اونکی کتابین شہرت و قبول مین طبقۂ اولی و ثانیہ کے رتبہ کو نہین پہونچین ہر چند اونکی

مصنفین علوم حدیث کے تبحر اور وثوق و عدالت اور ضبط مین موصوف تھے اور احادیث صحیح
اور حسن اور ضعیف بلکہ ایسی حدیثین جو موضوع ہونیکے متہم ہین اون کتابون مین پائی جاتی ہین
اور اون کتابون کے راوی بعضے عدالت مین موصوف اور بعضی مستور اور بعضے مجہول ہین اور اکثر
وہ حدیثین ایسی ہین جو فقہا کے نزدیک معمول بہ نہین ہوئی ہین بلکہ اجماع اونکے خلاف پر منعقد ہوا
ہے اور ان کتابون مین بھی تفاضل اور تفاوت ہے بعضی بہت قوی ہین بعضی سے اور نام اون
کتابون کے یہ ہین مسند شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابی یعلی موصلی مصنف عبد الرزاق
مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ مسند عبد ابن حمید مسند ابو داؤد طیالسی سنن دارقطنی صحیح ابن حبان
مستدرک حاکم۔ کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی اور **طبقہ رابعہ** وہ حدیثین ہین جنکا
نام و نشان پہلے قرنون مین معلوم نہین تھا اور متاخرین نے روایت کی ہین تو اونکا حال دو شقون
سے خالی نہین یا سلف نے تفحص کیا اور اونکی اصل نپائی کہ اونکی روایت سے مشغول ہوتے یا
اونکی اصل پائی اور اون مین قدح و علت دیکھی کہ روایت نکیا اور دونون طرح یہ حدیثین قابل
اعتماد نہین کہ کسی عقیدہ کے اثبات پر یا عمل کرنے کو اون سے سند لین اور کیا خوب کہا ہے بعضے
مشائخ نے ایسی امر مین **شعر** فَاِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَتِلْکَ مُصِیْبَۃٌ ٭ وَاِنْ کُنْتَ
تَدْرِیْ فَالْمُصِیْبَۃُ اَعْظَمُ ٭ اس قسم کی حدیثون نے بہت سے محدثین کی راہزنی کی ہے
اور بسبب کثرت طرق ان احادیث کے کہ کتابون کی قسم مین موجود ہین مغرور ہوکر اونکے تواتر کا
حکم دیا ہے اور مقام قطع و یقین مین اونکی سند لی ہے اور برخلاف طبقات اولی و ثانیہ و ثالثہ کے
حدیثون کے ایک مذہب نکالا ہے اور اس قسم کی حدیثون کی کتابین بہت تصنیف ہوئی ہین تھوڑی
سی ہم بیان کرتے ہین کتاب الضعفا لابن حبان و تصانیف الحاکم و کتاب الضعفا للعقیلی کتاب الکامل
لابن ابی عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر
فردوس دیلمی بلکہ اوسکی سب تصانیف تصنیف ابی نعیم تصانیف جوزقانی تصانیف ابن عساکر
تصانیف ابو الشیخ تصانیف ابن نجار اور اکثر مساہلہ اور موضوع حدیثین مناقب کے باب مین اور
مثالب مین اور تفسیر و اسباب نزول مین اور درباب تاریخ و ذکر بنی اسرائیل کے اور پہلے انبیا کے
قصون مین اور شہرون کے اور کھانے پینے کے اور حیوانات کے ذکر مین اور طب اور رقی و عزایم و دعوات مین

اور ثواب نوافل مین بھی یہ حادثہ ظاہر ہوا ہے ابن الجوزی نے اکثر یہ حدیثین مجروح و مطعون کرکے انکی موضوع اور جھوٹ ہونے کی دلیلین بیان کی ہین کتاب تنزیہ الشریعۃ ان حدیثون کی بیخ کنی دفع کرنیکو کافی ہے اور اکثر شاذ و نادر مسئلے جیسے سلام ابو بن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رد سے پاؤن کے مسح کرنیکی ابن عباس کے اور ایسی ایسی شاذ و نادر مسئلے انہین کتابون سے نکلتے ہین اور شیخ جلال الدین سیوطی کا یہ تصانیف رسالون مین اور شاذ و نادر مسئلون مین انہین کتابون سے ہے اور ان کتابون کی حدیثون سے مشغول ہونا اور ان کتابون سے تتبع کرنے بفائدہ معلوم ہوتے ہین اور باوجود اسکے اگر کسیکو رغبت ان کتابون کی تحقیق کی ہو تو میزان الضعفا ذہبی کی اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی کی ان کتابون کے رجال کے احوال کے واسطے اوسکے کام آئے اور شرح غریب اور توجیہ عبارات کو کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر پوبرہ گجراتی کی کافی ہے تمام مادون کے واسطے اور جب حدیث کی کتابون کی ترتیب معلوم ہوگئی اور طبقہ اعلی اس باب مین موطا اور صحیحین قرار پایا تو ضرور بہت تحقیق ان تینون کتابون کی فرمانے چاہیے ان کے بعد باقی صحاح ستہ سے مشغول ہونا چاہیے اور گمان غالب تو یہہ ہے کہ جب موطا اور صحیحین کی تحقیق کرے تو باقی صحاح ستہ کی تحقیق مین دو تہائی سے تو فراغت بالی قدر قلیل رہ گیا سیوطی ان تینون کتابونکے فوائد متعلقہ پر کلام کو منحصر کیا گیا **فائدہ ضبط اسمائین** یہہ قاعدہ ہے کہ حدیث شریف کی کتابونمین جہان لفظ سلام اے اوسکو لام کی تشدید سے پڑہین مگر پانچ جائے تشدید نہ پڑہین اول نام باپ کا عبداللہ بن سلام کے جو صحابی ہین اور علما یہود مین سے ہین اور ایمان سے مشرف ہوئے اور جنت مین داخل ہونے کی بشارت پائی دوسرے بدر محمد بن سلام بیکندی کہ بخاری کے شیخ ہین اور بیکند با سے موحدہ کے کسرہ اور یا کے سکون سے ایک گانون کا نام ہے جیسے تاشکند اور بیکند توابع بخارا سے ہے تیسرے سلام بن محمد بن ناصر المقدسی اس شخص کا صحاح مین ذکر نہین ہے اس شخص سے حافظ ابو طاہر اور طبرانی نے روایت کی ہے اور نام سلامہ کہا ہے چوتھے جد محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی معتزلی اور یہہ بھی صحاح ستہ کے راویون مین نہین ہے پانچوین سلام بن ابی الحقیق کہ یہودی تہا نہایت عداوت و عناد رکھتا تہا اور اسکی شرارت اور فساد کا حدیثونمین بہت ذکر ہے ان پانچونکے نام کو تخفیف سے پڑہین اور ان کے سوا سب تشدید سے **قاعدہ**

فائدہ ضبط اسمائین

عمارہ جہان ہو عین مہملہ کے ضمہ سے ہی مگر باپ ابی بن عمارہ کا جو صحابی ہین کسر سے ہی **قاعدہ** گریز کاف کے فتح سے ہے قبیلہ عالم مین اور کاف کے ضمہ سے ہے صیغہ تصغیر سے قبیلہ عبد الشمس مین یعنی نسب مین اوسکی جو یہہ نام کہی نظر کرنی چاہیئے کہ اگر خزاعی ہے کاف کے فتح سے اور اگر عبشمی ہے مصغر پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** حزام اگر اس نام والا قریشی ہے تو زای معجمہ اور کسرہ حاے مہملہ اور جو انصاری ہے تو جاے مہملہ کی فتح اور راے مہملہ کے فتح سے پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** عسل ہر جاے بکسر عین اور سکون مہلتین ہے مگر عسل مین ذکوان الاجاری البصری عین و سین کے فتح سے ہے لیکن صحیحین مین یہ شخص مذکور نہین ہے **قاعدہ** غنام جہان ہو بفتح غین معجمہ و تشدید نون سے ہے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کہ عین مہملہ کے فتح اور تشدید مثلثہ سے ہے اور پہلی قسم سے ہے غنام بن اوس صحابی بدری **قاعدہ** قمیر ہر جاے تصغیر قمر کی ہے اور نام مرد ہے مگر قمیر نام زن مسروق بن الاجدع جو عمرو کی بیٹی ہے اوسکو طویل کے وزن پر پڑہین **قاعدہ** مسور ہر جاے مضرب اسم آلہ کے وزن پر ہے مگر دو شخص ایک تو مسور بن یزید صحابی دوسرے مسور بن عبد الملک السیر بوعی ان دونونکو محمد کے وزن پر پڑہین **فایدہ بعضی نسبتون مین** جہان لفظ جمال واقع ہو جیم سے مگر باپ موسی بن ہارون الجمال جاے مہملہ سے ہے **قاعدہ** عیسی اس صورت سی اگر بصریون کے اسناد مین آجاے تو عیشی پڑہنا چاہیئے نسبت عیش سے جو موت کی ضد ہے۔ اور جو کوفیون کے اسناد مین واقع ہو تو عیسی پڑہا جاتا ہے باے موحدہ اور سین مہملہ سے اور اگر شامیون کی اسناد مین ہے تو عنسی پڑہنا چاہیئے یعنی بجاے باے موحدہ کے نون سے پڑہین اور اس فن کے لطائف مین سے ہے کہ بعضی جاے اگر تصحیف لفظی واقع ہو تو غلط نہین جس صورت سے پڑہین روا ہے جیسے عیسی بن عیسی الجاط و مسلم جاط کہ اگر ان دونون کو خاط پڑہین تو خطہ فروش یعنی گیہون بیچنے والے ہوئے اور جو جاط پڑہین تو حبط فروش ہوے اور حبط حاے مہملہ کے فتح سے اور باے موحدہ سے اور آخر مین طاے مہملہ کیکر کے پتے مین جو چارپایون کے واسطے ذخیرہ کرتے ہین اور بیچتے ہین اور جو خیاط پڑہین تو نسبت صنعت خیاطت سے یعنی سینے سے ہے یہہ دونون شخص تینون پیشے کرتے تھے پہلے ایک پہر دوسرا تیسرا

فایدہ بعضی نسبتون مین

لیکن اوّل مین بہت مشہور حنّاط ہے نسبت بخطہ فروشی یعنی گیہون بیچنے والا اور دوسرے مین
حبّاط ہے بہت مشہور نسبت بحبط فروشی **فائدہ بعضی اسمامین** موطا اور صحیحین مین
جہان یہہ صورت واقع ہو یسار یعنی سین مہملہ سے پہلے تحتیہ پڑہنی چاہیئے مگر نام پدر محمد بن بشار
کہ باے موحدہ اور شین معجمہ سے اور شخص اُستاد ہے بخاری و مسلم کا اور موطا و صحیحین مین جہان جای لفظ
بشر واقع ہو تو باے موحدہ کے کسرہ اور شین معجمہ سے پڑہین مگر چار شخص کہ موحدہ کے ضمہ سے اور
سین مہملہ سے ہین عبداللہ بن بُسر صحابی بُسر بن سعید بُسر بن عبداللہ حضرمی بُسر بن مجن - اور
جہان ان تین کتابون مین لفظ بشیر واقع ہو طویل کے وزن پر بشارت سے جسکی خوشخبری کے معنی ہین
پڑہین مگر چار شخص صیغۂ تصغیر سے ہین دو شخص تو شین معجمہ سے بُشیر بن کعب عدوی اور
بُشیر بن یسار اور دو سین مہملہ سے ہین ایک تو یاے تحتیہ کے ضمہ سے یُسیر بن عمرو اور دوسرے کو
نون مضمومہ سے اور وہ پدر قطن بن نُسیر کا ہے **قاعدہ** صورت یزید ہر جاے بصیغہ مضارع
معطوف غائب باب زیادۃ سے ہے مگر تین شخص بُرید بن عبداللہ بن ابی بُردہ کہ بضم باے موحدہ
اور رای مہملہ مفتوحہ ہے تصغیر بَرد بمعنی زالہ اور نام جد محمد بن عرعر بن البرند کہ موحدہ کے کسرہ اور
رای مہملہ اور نون ساکنہ ہے اور بعضی دونون کو فتح سے پڑہتے ہین اور نام جد علی بن ہاشم بن
البرید کہ باے موحدہ کے فتح اور رای مہملہ کے کسرہ اور یاے تحتیہ ہے **قاعدہ** جہان جاے لفظ
برار واقع ہو تخفیف سے پڑہین اور باے موحدہ کے فتح جانین مگر دو شخص ابو العالیہ البرّاء
اور ابو معشر البرّاء کہ باے موحدہ کے فتح سے اور رای مہملہ مشددہ سے ہے **قاعدہ** حارثہ کی صورت
حاے مہملہ اور رای مکسورہ و مثلثہ مفتوحہ پڑہنا چاہیئے مگر چار جاے جیم و رای مہملہ اور یای تحتانیہ
جاننا چاہیئے جاریہ بن قدامہ یزید بن جاریہ عمر ابن سفیان بن اسید بن جاریہ الاسود بن العلاء
بن جاریہ **قاعدہ** صورت جریر ہر جاے جیم اور دو رای مہملہ سے ہے مگر دو شخص کہ اون کے
نام کے پہلے حاے مہملہ اور آخر زاے منقوطہ ہے حریز بن عثمان الرحبی کہ نسبت کوفہ کے رحبہ سے ہے
اور ابو حریز عبداللہ بن حسین کہ راوی عکرمہ کا ہے **قاعدہ** خراش ہر جاے خای معجمہ کے کسرہ سے
ہے مگر نام پدر ربعی بن حراش جاے مہملہ سے ہے - **قاعدہ** حُصَین ہر جاے تصغیر کے صیغہ سے
ہے اور صاد مہملہ سے مگر ابو حَصِین عثمان بن عاصم کہ بر وزن طویل ہے مگر حُصَین بن المنذر

فائدہ بعضی اسمامین

ابوسلمان بصیغہ تصغیر وضاد معجمہ سے ہے **قاعدہ** حازم ہر جاے ان کتب ثلثہ مین حاے مہملہ اور زاے منقوطہ سے ہی مگر نام پدر ابومعاویہ محمد بن حازم جو مشہور ضریر کوفی ہے شاگرد اعمش کا خاے معجمہ سے ہے **قاعدہ** حبان بن منقذ اور جد محمد بن یحیی بن حبان اور خود اور جد حبان بن واسع بن حبان اور حبان ابن ہلال کہ یہان بفتح حاے وتشدید باے موحدہ پڑہنا چاہیئے اور حبان بن عطیہ وحبان بن موسی اور حبان بن العرفہ کہ یہان بکسر حاے وتشدید موحدہ پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** حبیب ہر جاے بفتح حاے مہملہ وکسر باے موحدہ جاننا چاہیئے بروزن طویل حب اور محبت کے مصدر سے مگر تین جاے بفتح خاے معجمہ بصیغہ تصغیر جاننا چاہیئے **قاعدہ** خبابت بمعنی دانائی کے مصدر سے خُبَیب بن عدی خُبیب بن عبدالرحمن ابوخُبیب کنیت عبداللہ بن الزبیر **قاعدہ** حکیم ہر جاے بروزن طویل حکم کے مصدر سے پڑہنا چاہیئے مگر پدر ازلیق بن حکیم وحکیم بن عبداللہ تصغیر حکم ہی ہے **قاعدہ** رَبَاح ہر جاے باے مفتوحہ سے ہے مگر پدر ابوقیس زیاد بن رِیاح کہ یاے تحتانیہ اور کسرہ راے سے ہے **قاعدہ** زُبَید صحیحین زاے منقوطہ کے ضمہ اور باے موحدہ کے فتح سے تصغیر زَبَد بمعنی مسکہ کے ہی مگر مؤطا مین زُبَید زید کی تصغیر جو نام مشہور ہے پڑہنا چاہیئے **قاعدہ** سُلَیم ہر جاے کتب ثلثہ مین صیغہ تصغیر سے ہے مگر سلیم بن جبان بروزن طویل **قاعدہ** سَلَم ہر جاے بفتح سین وسکون لام ہے **قاعدہ** سُرَیج ہر جاے بضم شین معجمہ اور آخر مین حاے مہملہ سے ہے مگر تین شخص کہ سین مہملہ مضمومہ اور جیم سے ہین سُرَیج بن یونس سُرَیج بن النعمان احمد بن ابی سُرَیج **قاعدہ** سُلَیمان ہر جاے پیغمبر مشہور کا نام ہے گرچہ شخص سلمان فارسی وسلمان بن عامر رضی اللہ عنہ وسلمان الاغر عبدالرحمن بن سلمان ابوحازم کہ راوی ابوہریرہ کا ہے اوسکا نام سلمان ہے ابورجاء مولای ابوقلابہ اوسکا نام بھی سلمان ہے **قاعدہ** سَلَمہ ہر جاے فتحات سے ہے مگر دو جاے کسرۂ لام سے پڑہنا چاہیئے عمر بن سلمہ الجرمی جو بصرہ کے مسجد کی امام تھے بنو سلمہ قبیلہ انصار سے ہے **قاعدہ** عُبَیدہ ہر جاے بصیغہ تصغیر ہے مگر چار جاے عبیدہ سلمانی شاگرد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عبیدہ بن حُمَید عبیدہ بن سفیان عامر بن عبیدہ الباہلی **قاعدہ** عُبادہ ہر جاے بضم عین وتخفیف باے مگر محمد بن عبادہ الواسطی اُستاد بخاری فتح عین سے ہے **قاعدہ** عَبدَہ ہر جاے بفتح عین وسکون باے موحدہ

مگر عامر بن عَبدہ جو کتاب مسلم کے خطبہ مین ہے دو فتحون سے پڑہین اور نخالہ بن عبدہ **قاعدہ** عَبّاد ہر جاے بفتح عین و تشدید موحدہ ہے مگر قیس بن عُباد کہ عین کے ضمہ اور تخفیف باے موحدہ سے ہی **قاعدہ** عَقیل بفتح عین و کسر قاف ہی مگر تین شخص صیغہ تصغیر سے ہین عُقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب زہری یحیی بن عُقیل بنو عُقیل قبیلہ مشہور و معروف ہی **قاعدہ** واقد ہر جاے قاف سے ہی **قاعدہ** نصر کا لفظ اگر معرف بلام ہے تو ضاد معجمہ سے ہی جیسے ابو النضر و النضر بن الحارث اور جو بے لام تعریف کے ہو نصر صاد مہملہ سے پڑہنا چاہیے اور یہہ فرق اصطلاحی ہے کہ امتیاز کیواسطے کتابت مین اختیار کیا ہی جیسے عمر اور عمر **قاعدہ** عُبیدہ و حُمید ہر جاے مصغر ہے **قاعدہ** اَیلی منسوب اَیلہ سے کہ ایک شہر حدود شام مین ہے ہمزہ کا فتح اور یاے تحتیہ کا سکون اور تخفیف لام سے اور اس صورت سے مشتبہ ہوتا ہے اُبُلّی سے منسوب بابُلہ بضم ہمزہ و باے موحدہ مضمومہ و تشدید لام سے لیکن صحیحین مین کوئی شخص اُبُلّی نہین ہے اور جو آیا ہے اوسکی نسبت مذکور نہین ہوئی جیسے شیبان بن فروخ کہ مسلم نے اوس سے روایت کی ہی مگر اوسے اُبُلّی نہین کہا **قاعدہ** بزاز ہر جاے دو زاے منقوطہ سے ہی یعنی کپڑا بیچنے والا بزد مصدر سے جو بمعنی کپڑے کے ہے مگر دو شخص بزّار یعنی اول زاے منقوطہ اور آخر راے بے نقطہ اور بزّار عربی مین تخم فروش کو کہتے ہین اور اس پیشہ والیکو ہندی مین پنساری کہتے ہین خلف بن ہشام البزار الحسن بن الصباح البزار **قاعدہ** البصری ہر جاے باے موحدہ سے ہی شہر بصرہ سے نسبت ہی مگر تین شخص نون سے ہین نسبت بنی نضر سے کہ ایک مشہور قبیلہ ہے مالک بن اوس النصری عبد الواحد بن عبد اللہ النصری سالم بن فلان مولی النصریین **قاعدہ** الثوری ہر جاے ثاے مثلثہ سے ہی مگر ابو لیلی محمد بن الصلت الثوّزی کی تاے مثناۃ فوقانیہ و تشدید واو نسبت ثوّز سے اور آخر زاے منقوطہ ہے **قاعدہ** جُرَیری ہر جاے جیم سے صیغہ تصغیر ہے مگر یحیی بن ایوب جِرِیری فتح جیم سے ہی اور یحیی بن بشر حریری اوستاد بخاری و مسلم کا حاے مہملہ کے فتح سے نسبت حریر سے یعنی ریشم **قاعدہ** سُلَمی ہر جاے لام کے فتح سے ہی اور اہل حدیث کسرہ پڑہتے ہین اوسکا جو منسوب ہو بنی سلمہ کی طرف انصار سے **قاعدہ** الہَمْدانی سب جا بسکون میم سے ہی نسبت قبیلہ ہَمْدان سے ولیکن ہَمَدان میم کے فتح سے ایک شہر کا نام ہے عراق عجم کے شہرون مین سے اور صحیحین مین اوس شہر سے نسبت واقع نہین ہوئی **فائدہ** محدثین کا قاعدہ ہے

کہ راوی کو کنیت اور نسب اور نسبت اور نام اور صنعت کیساتھ ذکر کرتے ہین اور ان کی غرض اسمین کامل احتیاط کا مبالغہ ہے اسلیئے کہ محض نام کبھی مشترک ہوتا ہے اور فقط کنیت ہی کبھی مشترک ہوتی ہی تو راوی کی تمیز سوا مبالغہ کے متحقق نہین ہوسکتی بلکہ بعضی جاے راوی کا نام اور اوسکے باپ کا نام ہی مشترک ہوتا ہی لکھا ہے کہ خلیل بن احمد چھ شخص ہین اور انس بن مالک پانچ ہوئے ہین اور بعضی جاے راوی کا نام اور اوسکے باپ کا اور اوسکے دادا کا ہی مشترک واقع ہوا ہی جیسے احمد بن جعفر بن حمدان چار شخص ہین کہ نو اونکا نام اور اون کے باپ کا نام اور اونکے دادا کا نام متفق واقع ہوا ہی اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو شخص ہین ہوئے ہین اور بعضی جاے کنیت و نسب متفق ہوگئے ہین ابو عمران جونی دو شخص ہین ایک کا عبد الملک بن حبیب نام ہی اور دوسرے کا موسی بن سہل اور ابو بکر بن عیاش تین شخص ہین غرض محدثین کا اسقدر تعمق رائگان نہ سمجھنا چاہیئے اور انکی غرض احتیاط ہی تمیز مین اسلیئے کہ راوی ضعیف ثقہ راوی سے مشتبہ نہو جاے اور جو دونو شخص صفت عدالت اور وثوق مین متفق ہون تو اشتباہ کچھ ضرر نہین کرتا لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز مین بھی قرینے اور اشارے ہین مثلاً سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کے اونکے شیوخ اور شاگردون سے تمیز ہوتی ہے اور جو شیوخ اور شاگرد بھی متحد ہون تو امتیاز بہت دشوار ہوتا ہے اور ایسے مقامون مین محدثین کا امتحان کرتے ہین اور نیز بصرہ مین فن حدیث کے دو امام ایک زمانہ مین ہوئے ہین کہ اونکو حمادین کہتے ہین حماد بن زید بن درہم اور حماد بن سلمہ تو صحیحین مین جس جاے روایت عاصم کی حماد سے ہو تو جاننا چاہیئے کہ حماد بن زید ہی اور اگر موسی بن اسمٰعیل تبوذکی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے۔ عبد اللہ مطلقاً صحیحین مین صحابہ کے درجہ مین عبد اللہ بن مسعود ائمۃ الحدیث کے درجہ مین عبد اللہ بن المبارک ہی **قاعدہ** ابو جمرہ جیم و راے مہملہ سے شاگرد ابن عباس اور ابو حمزہ حاے مہملہ اور زاے منقوطہ سے بھی شاگرد ابن عباس کا ہی اور شعبہ دونو سے روایت کرتا ہی تو اصطلاح یہ ہے کہ شعبہ جسوقت مطلق ابو جمرہ کہے تو مراد نصر بن عمران ہے کہ جیم سے ہی اور جسوقت نسب سی مقید کرے تو مراد ابو حمزہ حاے مہملہ سے ہی واللہ اعلم **فائدہ** بعضی جاے ماکا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوتا ہی لیکن بہت غور و تعمق سے معلوم ہوتا ہی کہ ماکا نام ہی باپ کا نام نہین ہے چنانچہ حدیث معاذ و معوذ دو بیٹی عفرآ کے ہین پس عفرآ نام اونکی ماکا ہے اور اونکا باپ حارث ہی اور بعضی روایات مین آیا ہی بلال بن حمامہ اور وہ بلال بن رباح ہی خادم

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اوسکی ماکا نام حمامہ ہے اور نیز صحیحین مین آیا ہے عبداللہ بن بحینہ اور بحینہ ماکا نام ہی اور باپ کا نام مالک ہی اور بعضی جاے جمع کرکے کہا ہی عبداللہ بن مالک ابن بحینہ تو یہان امکی ماکا نام انکی دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اسلئے یہ مقرر کیا ہے کہ لفظ مالک کے درمیان اور بحینہ کی ابن کا الف قائم رکھین ساقط نکرین تاکہ معلوم ہو کہ صفت عبداللہ کی ہے مالک کے صفت نہین اور جیسے محمد بن حنفیہ کہ اونکے پدر بزرگوار حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب ہین اور حنفیہ اونکی ماکی طرف نسبت ہے کہ اونکا نام خولہ بنت جعفر ہے اور جعفر یمامہ کے سردار اور بنی حنیفہ کے سید تھے اور جیسے اسمعیل بن علیہ اونکے باپ کا نام ابراہیم ہے اور نسبت آدمی کی اوسکے جد سے کتب حدیث مین بلکہ عرب کے محاورات مین بہت مشہور ہے اور جاری ہے چنانچہ انا ابن عبدالمطلب اسکے گواہ ہے اور عجیب یہ ہی کہ کبھی دادی سے نسبت کرتے ہین جیسے یعلی بن منیہ صحابی کہ منیہ اونکی دادی کا نام ہے اور بشر ابن الخصاصیہ بھی اسے باپ سے ہی اور جو منسوب جد سے ہین وہ بہت ہین جیسے ابوعبیدہ بن الجراح کہ اون کے باپ کا نام عبداللہ بن الجراح ہی اور جیسے ابن جریج کہ اونکا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور احمد ابن حنبل ان کے باپ کا نام محمد ہی اور کبھی تبنی سے نسبت کرتے ہین متبنی کہتے ہین کسیکو بیٹا بنا لینے کو جیسے مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی ہے اون کو اسود بن عبدیغوث زہری قرشی نے پرورش کیا اور متبنی بنایا اوسسے منسوب ہوئے اور جیسے حسن بن دینار اصل مین حسن بن واصل ہے اور دینار اونکی ماکا خاوند ہے **فائدہ** اور یہہ بھی جان لینا چاہیئے کہ حدیث کی کتابون کے طرح

جامع طرح کے طریق ہین ایک قسم کو جامع کہتے ہین اور محدثین کے اصطلاح مین جامع وہ ہی کہ جسمین سب قسام کی حدیثین ملین یعنی حدیثین عقائد کی اور حدیثین احکام کی اور حدیثین رقاق اور حدیثین کھانے پینے اور سفر اور قیام وقعود کی آداب کی اور حدیثین جو تفسیر سے متعلق ہین اور حدیثین جو دیسری ہین اور حدیثین فتن کی اور حدیثین مناقب ومثالب کی اور علماے حدیث نے ان آٹھون فنون کی جدا جدا ایک ایک فن کے بھی کتابین تصنیف کی ہین تو عقائد کی حدیثون کا نام علم التوحید والصفات رکھا ہی اور ابوبکر بن خزیمہ نے کتاب التوحید لکھی ہی اور بیہقی نے بھی کتاب الاسماء والصفات لکھی ہے اور کتاب احکام کا نام سنن ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک موافق فقہ کے

نام احمد اور عبد اللہ بن المبارک اور ایک اور جماعت نے کتاب الزہد جدا لکھی ہے اور احادیث اداب کا نام
علم ادب ہے اس فن مین بخاری کی بڑی ایک کتاب ہی کہ اوسے کتاب الادب المفرد کہتے ہین اور احادیث
متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہین تفسیر ابن مردویہ اور تفسیر دیلمی اور تفسیر ابن جریر وغیرہ حدیث کی تفسیرونمین
بہت مشہور ہین اور کتاب در منثور شیخ جلال الدین سیوطی کی سب کی جامع ہی اور تاریخ و سیر کی
حدیثون کی دو قسمین کین ہین کہ جو متعلق پیدایش آسمان و زمین و حیوانات و جن و شیاطین و
ملائکہ و انبیاء سابقین اور پہلی امتین اس قسم کو بدء الخلق کہتے ہین اور جو متعلق ذات مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپ کے صحابہ کرام و آل عظام سے ہین ابتداے تولد آنجناب
رسالت سی آپ کی وفات شریف تک اوسے سیر کہتے ہین سیرۃ ابن اسحاق اور سیرۃ ابن ہشام اور
سیرۃ ملا عمر اور بہت اور کتابین اس باب مین تصنیف ہین اور بالفعل صحیح نسخہ روضۃ الاحباب کا میر
جمال الدین محدث حسینی کا اگر ملجاے الحاق و تحریف سے خالی تو اور سب تصنیفات سے اس باب مین
بہتر ہے اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ بہت
بڑی کتب سیر مین ہین اور احادیث فتن کا نام علم الفتن ہے نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت
لنبی چوڑی لکھی ہے اور اوسمین رطب و یابس لایا ہے اور اورون کی اس باب مین بہت تصنیفین ہین
اور احادیث مناقب اور مثالب کو علم المناقب کہتے ہین اس باب مین بہی تصنیفین متعدد اور قسم قسم کی ہین
اور بعضی محدثین نے خاص مناقب بعضے آل و اصحاب کے جدا لکھے ہین کسی غرض کے سبب جو متعلق ہوے
جیسے مناقب قریش و مناقب الانصار و مناقب العشرۃ المبشرۃ کہ تصنیف محب طبری کی ہی اوسکا
نام ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ اور ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی اور حلیۃ الکمیت
فی مناقب اہل البیت اور دیباج فی مناقب الازواج اور بہت کتابین خلفاے راشدین کے
مناقب مین تصنیف ہین اور خصوصاً القول الصواب فی مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب رض
اور القول الجلی فی مناقب المومنین علی رض اور نسائی نے امیر المومنین حضرت علی رض کے مناقب مین
بڑا رسالہ لکھا ہی اور شام کے نواصب نے بسبب اپنی فرط تعصب کے اور عداوت کے اوسی
دمشق مین اس عمل پر شہید کیا رحمۃ اللہ علیہ تو جامع وہ ہی کہ ان فنون مین سے سب کا نمونہ
کہے جیسے جامع بخاری اور جامع ترمذی اور صحیح مسلم ہر چند ان فنون کی حدیثین رکھتی ہے

علم الادب
تفسیر
بدء الخلق
سیر
علم الفتن
علم المناقب

لیکن جو حدیثین تفسیر و قرأت سے متعلق ہین وہ اوسمین نہین اسی سبب سے اوسکو جامع نہین کہتے
اور دوسری قسم احادیث کی مسانید ہے اور مسند محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے کہ حدیثین صحابہ کی ترتیب
پر ذکر کرین موافق حروف تہجی کے یا موافق سابقہ اسلامیہ کے یا موافق شرافت نسب کے پس اگر
حروف تہجی پر جمع کرین تو حدیثین مرویہ ابوبکر صدیق رض مقدم لکھین اور احادیث اُسامہ بن زید اور
انس بن مالک اور علی ہذا القیاس اور صحابہ کبار کی حدیثون سے مقدم لکھین گے اور اگر موافق
سابقہ اسلامیہ کے لکھین گے عشرہ مبشرہ کو مقدم لکھین گے اور خلفاے راشدین کو خلافت کی ترتیب
پر سب سے پہلے ذکر کرین گے اوسکے بعد اہل بدر و اہل حدیبیہ بعد ازان مسلمۃ الفتح اسکے بعد عورتین
صحابیین مذکور ہون گی اور ازواج مطہرات کو سب عورتون پر مقدم رکھین گے اور بنات
مطہرات یعنی صاحبزادیون سے روایت احادیث واقع نہین ہوئی مگر قدر قلیل حضرت سیدۃ النساء
زہرا رض سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو داخل بہشت ہوئین
اور حضرت سیدۃ النساء بقدر چھ مہینے آپ کے بعد دنیا مین رہین اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جالمین تو روایت کی فرصت نہین پائی اور جو قبائل و نسب پر مسند ترتیب کرین
پہلے مسانید بنی ہاشم کی خصوصاً حسنین امیر المومنین حضرت علی رض کی کرین اسکے بعد جو قبیلہ
بہت قریب ہو نسب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسے مقدم کرین گے تو احادیث
حضرت عثمان رض حضرت ابوبکر صدیق رض کی احادیث سے مقدم ہونگی اور حدیثین
حضرت ابوبکر صدیق رض اور طلحہ بن عبید اللہ رض کی مقدم ہونگی حضرت عمر بن الخطاب رض
کی حدیثون سے علی ہذا القیاس تیسری قسم معاجم ہین اور معجم محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے کہ
حدیثین شیوخ کی ترتیب پر ذکر کرین اور یہان بھی شیخ کی وفات کا تقدم اعتبار کرین گے
یا موافق حروف تہجی کے ترتیب دیتے ہین یا موافق فضیلت اور علم و تقوے کے تقدم
مین ترتیب کرتے ہین لیکن اکثر حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہین اور معاجم ثلثہ طبرانی کی اسی
قسم سے ہین اور چوتھی قسم اجزاء ہین اور جزو محدثین کی اصطلاح مین وہ ہے جسمین ایک خاص
شخص کے مرویہ حدیثین ہون خواہ وہ شخص خاص صحابہ کے طبقہ مین ہو یا اون کے بعد ہو
مثلاً جزو حدیث ابی بکرہ و جزو حدیث مالک و علی ہذا القیاس اس قسم کی بہت ہین۔

اور کبھی جن مطالب کا جامع ذکر مین بیان ہی ایک مطلب جزئی کو اختیار کرتے ہین اور اوس مین ایک بہت بڑی کتاب تصنیف کرتے ہین جیسے باب النیۃ کی ابوبکر بن ابی الدنیا نے بڑی کتاب لکھی ہے اور باب رویۃ اللہ کی آجری نے تصنیف کیا ہے اور ذم دنیا کی بھی ابن ابی الدنیا نے بڑی کتاب لکھی ہے اور علی ہذا القیاس بہت رسالے جزئیہ جو امر جزئیہ مطالب ثمانیہ مذکورکے بہت تصنیف ہین اسقدر کہ حد و شمار بشر کی طاقت سے باہر ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رسالی تصنیف کرنے مین بہت وسعت رکھتے ہین اور ایک قسم اور بھی حدیث کی کتابون کے کہ اونکو اربعین چہل حدیث کہتے ہین ایک بات مین یا بہت متفرق باتون مین ایک سند سے یا بہت سندون سے جمع کرتے ہین اور اربعین بھی بیشمار ہین دیکھی اور سنی جاتی ہین تو تصانیف احادیث کی چھ قسمین ہین جوامع مسانید - معاجم - اجزاء - رسائل - اربعینات اور رسالون کو کتابین بھی کہتے ہین اور **دوسرا امر** یعنی احتیاط معانی کے سمجھنے مین حدیث شریف کے تو اوسکے مادے بھی پہلے امر کے تحقیق سے معلوم ہوئے اسواسطے کہ مشارق الانوار صحیحین اور مؤطا کی احادیث کے معانی کے واضح ہونے کو کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ کو کافی ہے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کے تمام حدیث کی کتابون کی تحقیق کو یعنی چارون طبقہ کی حدیثون کو کافی ہے اور شرح عبدالرؤف مناوی کی بھی شیخ جلال الدین سیوطی کی جامع صغیر پر اکثر احادیث کو کافی ہے لیکن اسقدر جان لینا چاہیئے کہ احادیث کی شرح و توجیہ مین گوناگون کلام و طرق یا بس بہت وقوع مین آیا ہے اب اون شخصون کو جاننا چاہیئے جو اس باب مین محل اعتماد ہین اور انکی کتابون اور تصنیفون سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے امام نووی اور محیی السنۃ بغوی اور ابوسلیمان خطابی علماء شافعیہ مین سے بہت معتمد علیہ ہین اور انکا کلام متین اور مضبوط واقع ہے خصوصاً شرح السنۃ بغوی کی حدیث کی فقہ اور مشکلات کی توجیہ مین کافی و شافی ہے اور گویا شرح مصابیح و مشکوۃ کی اوس کتاب کے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کی ہے اور معالم السنن شرح ابوداؤد خطابی کی ہے اور طحاوی علماء حنفیہ مین سے احادیث کی شرح مین سردار اور پیشوا ہے اوسکی کتاب معانی الآثار اس باب مین حنفیون کی دستاویز ہے اور عبدالبر علماء مالکیہ سے مقدم اوس جماعت کا ہے اور کتاب استذکار اور تمہید اوسکی اس باب مین اوسکی

یادگار ہی کتب حدیث کے شراح بہت ہین کہ اونکے نامون کے اور اون کے کتابونکی شمار سو قت عجلت
مین ممکن نہین اور ہر ایک کے سخن کی اور ہی روش ہی مگر وہ سب نہین چند شخصون سے آخذ و مستفید
ہین جنکا ذکر ہوا تو اگر اس جماعت کی کتابین ہاتہ آئین تو متاخرین کی تشویشات و تکلفات بارد
کی کچہ حاجت نرہے اور احادیث کے معانی کی فہم اور اون کے درمیان جو تعارض ہے اُسکے دفع
کرنیکو حضرت والد ماجد قدس سرہٗ نے قواعد عجیبہ اور فوائد غریبہ لکہے ہین ان شاء اللہ تعالیٰ
اگر فرصت حاصل ہوئی تو کچہ اوس سے نقل کرکے اوس برادر کیواسطے بہیجے جائین گے اور کتاب
المغیث فی مختلف الحدیث بہی نمونہ کو خوب ہی جب مطالب مقصود فصل اوّل سے فارغ ہوئے تو اب
دوسرے فصل کے مطالب سے مشغول ہوتے ہین **دوسری فصل علم حدیث کی سندکے**
ذکر مین جاننا چاہیئے کہ اس فقیر نے اس علم کو مثل مصابیح و مشکوۃ و موطا کی شرح موطا کہ ان کی
تصنیف سے ہے و حصن حصین و شمائل ترمذی ان کی خدمت سے یعنی حضرت والد ماجد قدس سرہ
سے قراءۃً و سماعاً تحقیق و تفتیش کے ساتھ اخذ کیا ہے اور قدرے صحیح بخاری کہ اوائل سے بہی بطریق
درایت کے ان سے سنا ہے اور صحیح مسلم اور صحاح ستہ النسے سماع غیر منتظم رکھتا ہی اسطور کہ طالب علم ان کے
حضور پڑہتے تہے اور یہ فقیر بہی حاضر ہوتا تہا اور انکی تحقیقات اور تنقیحات کو سنتا تہا یہانتک کہ
بہت سی کتب معتبر حدیثون کے معانی سمجہنے مین اور سندون کے دقیقے دریافت کرنیمین اللہ تعالیٰ کی
فضل سے حاصل ہوگیا اُسکے بعد بنا بر رسم ان کے یارون سے جیسے شاہ محمد عاشق رح پہلتی اور
خواجہ محمد امین ولی اللہی رح سے بہی اجازت حاصل کی اور شاہ محمد پہلتی سماع اور قراءۃ مین شیخ محمد طاہر
قدس سرہ سے اور انکے سوا اور مشائخ حرمین محترمین سے انکی شریک و رفیق تہے اور حضرت والد ماجد
قدس سرہٗ نے اپنے ملک مین بعضی کتب حدیث مثل مشکوۃ و صحیح بخاری اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین
بطریق درایت کے اس علم کو اخذ کیا تہا اور انکی سند بواسطہ میر محمد زاہد کے ملّا جلال الدین دوانی
کو پہنچتی ہے اور انکی سند حدیث [illegible] نمونہ درج العلوم کی تفصیل سے مذکور ہے اور نیز
فقیر کے حضرت والد ماجد نے حاجی محمد افضل سے جو اس ملک کے صاحب اسند تہے اجازت حاصل
فرمائی تہی اور انکی سند بہی ان کے رسالونمین مذکور ہے آخر کو حضرت والد ماجد مدینہ منورہ مین
اور مکہ معظمہ مین بڑے بڑے اجلہ مشائخ حرمین سے اس علم کو پورا پورا اور کمال حاصل کیا

دوسری فصل علم حدیث کی سند کے ذکر مین

اور اکثر انکو استفادہ جناب حضرت شیخ ابو طاہر مدنی قدس سرہ سے ہوا کہ وہ اپنے زمانہ کے یگانہ تھے
اس باب مین رحمۃ اللہ علیہ وعلی اسلافہ ومشائخہ اور حسن اتفاق سے ہے یہ امر کہ شیخ محمد ابو طاہر قدس سرہ
مسلسل سند صوفیون اور عارفون سے شیخ زین الدین ذکریا انصاری تک رکھتے ہین اور وہ سند یہ
ہے کہ شیخ ابو طاہر نے اخذ کیا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے
اور انہون نے شیخ احمد شناوی سے اور انہون نے اپنے والد شیخ عبد القدوس شناوی سے
اور نیز شیخ محمد بن ابی الحسن بکری سے اور نیز شیخ محمد بن احمد رملی سے اور نیز شیخ عبد الرحمن بن عبد القادر
بن فہد سے اور ان سب نے بڑے مشائخ عارفین باللہ سے اور شیخ عبد القدوس نے شیخ ابن حجر
مکی سے اور شیخ عبد الوہاب شعرانی سے اور ان دونون نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا
انصاری سے اور شیخ محمد بن بکری سے انہون نے اپنے والد عارف باللہ ابی الحسن بکری سے اور
انہون نے شیخ زین الدین زکریا اور اسی طرح محمد رملی نے اپنے والد سے اور زین زکریا سے
اور شیخ عبد الرحمن بن عبد القادر بن فہد نے اپنے چچا جار اللہ بن فہد سے انہون نے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اور نیز شیخ ابو طاہر قدس سرہ نے شیخ حسن عجیمی سے اخذ واستفادہ کیا اور شیخ حسن عجیمی
شاگرد شیخ عیسیٰ مغربی کے یہہ شاگرد شیخ محمد بن علا بابلی کے یہہ شاگرد شیخ سالم سنہوری کے ہین
اور سالم سنہوری نے شیخ نجم الدین غیطی سے حاصل کیا اور نجم الدین غیطی نے شیخ الاسلام زین
الدین ذکریا انصاری سے اخذ کیا اور نیز شیخ عیسیٰ مغربی نے بہت واسطون سے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اخذ کیا اور نیز حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے جو کہ اپنے زمانہ کے
بہت بڑے عالم تھے اخذ کیا اور شیخ احمد نخلی نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے
شہاب الدین خلیل سبکی سے اور انہون نے شیخ محمد مقدسی سے اور انہون نے شیخ
زین الدین زکریا سے اور نیز حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے
اخذ کیا اور یہہ شیخ احمد نخلی کے ہمعصرون مین سے تھے اور شیخ احمد نخلی کے مشائخ
سے اخذ کیا اور نیز شیخ ابو طاہر نے شیخ محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان مغربی
سے الحاصل ہر ایک ان عزیزون مین سے دو واسطے یا تین واسطے سے طرق
کثیرہ [illegible] زکریا اور شیخ جلال الدین سیوطی وشمس الدین

سخاوی وعبدالحق سنباطی وسید کمال الدین محمد بن حمزہ الحسینی کو پہنچتے ہیں اور ہر ایک ان کے زمن سے حافظ اور اپنے وقت کے مستند تھے اور ان کی تصنیفیں دائر و سائر اور انکی سند ین آفاق ہیں مشہور و معروف ہیں اب چند کتابیں بطریق نمونہ کے لکھی جاتی ہیں اور باقی اسانید متنوعہ و وجوہ متکثرہ ہر ایک کتاب کے کتاب الارشاد الی مہمات الاسناد جو تصنیف حضرت والد ماجد قدس سرہ کی ہے اسکو حوالہ کیا جاوے **کتاب المؤطا** والد ماجد نے بتمامہ شیخ محمد وفدا اللہ مکی پر گذرانی اور انہوں نے اپنے والد شیخ محمد بن محمد بن حجی بن سلیمان مغربی پر اور سند شیخ ابن سلیمان کی کتاب صلۃ الخلف میں مذکور ہے اور نیز شیخ محمد وفدا اللہ نے یہہ کتاب شیخ حسن عجیمی سے حاصل کی اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے اخذ کی اور ان دونوں بزرگواروں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے اور انہوں نے شیخ سلطان محمد بن احمد مزاحی سے اور مزاحہ ایک گاؤں ہے زراعۃ منوفیہ کی تشدید سے متعلق مصر کے اور شیخ سلطان نے شیخ احمد بن خلیل سبکی سے اور سبکہ ایک گانوں ہے مصر میں اور انہوں نے شیخ محمد نجم الدین بن احمد غیطی اور غیطہ بھی ایک مصر کا گانوں ہے اور انہوں نے شیخ شرف الدین عبدالحق بن محمد سنباطی سے اور انہوں نے شیخ ابو محمد حسن بن محمد بن ایوب حسنی نسابہ سے اور انہوں نے اپنے چچا حسن بن ایوب نسابہ سے اور انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن جابر وادیاشی سے اور وادیاش ایک شہر کا نام ہے مغرب میں اور انہوں نے شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ہارون قرطبی سے اور قرطبہ بضم قاف و طاے مہملہ و باے موحدہ ایک شہر ہے اندلس میں اور انہوں نے قاضی ابوالقاسم شیخ احمد بن یزید قرطبی سے اور انہوں نے شیخ محمد بن عبدالرحمن بن عبدالحق خزرجی قرطبی سے اور انہوں نے شیخ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع سے اور انہوں نے قاضی ابوالولید یونس بن عبداللہ بن مغیث صفدی سے اور انہوں نے ابو عیسیٰ یحیی بن عبداللہ بن یحیی سے اور انہوں نے اپنے باپ کے چچا عبیداللہ بن یحیی سے اور انہوں نے اپنے باپ یحیی بن یحیی لیثی مصمودی اندلسی سے جو بڑے شاگردوں سے حضرت امام مالک رح کے تھے اور ان کے مذہب کے رواج کے وہ باعث ہوئے مغرب زمین میں اور یحیی بن یحیی نے یہہ کتاب امام مالک سے اخذ کی اور جملہ نسخے وہی ہیں اور مصمودہ ایک قبیلہ کا نام ہے بربر سے جو مغرب زمین میں رہتے ہیں اور سوا اس سند کے اس کتاب کی اور بہت سند ین بھی ہیں جو کتاب الارشاد

5439

الی جہات الاسناد مین مذکور ہین لیکن یہہ سند مسلسل ہے سماع و قراءت مین بخلاف اور
سندون کے کہ اون مین اکثر مقام فقط اجازت پر اکتفا کیا ہے صحیح البخاری حضرت شیخ
ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے پڑھی اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے
اور انہون نے شیخ ابو المواہب احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور انہون نے شیخ
شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہون نے شیخ الاسلام ابو یحیی احمد زکریا بن
محمد انصاری سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین بن علی بن حجر کنانی عسقلانی سے جو
صاحب فتح الباری شرح صحیح البخاری کے ہین اور انہون نے شیخ زین الدین ابراہیم بن احمد
تنوخی سے اور انہون نے ابو العباس احمد بن ابی طالب حجار یعنی حجر فروش سے اور انہون
نے شیخ سراج الدین حسین بن مبارک حنبلی زبیدی سے اور زبید ایک شہر مشہور ہے یمن
مین دریاے شور کے کنارے پر اور انہون نے ابو الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب
سجزی ہروی سے اور انہون نے ابو الحسن عبد الرحمن بن مظفر بن محمد بن داؤد داؤدی
سے اور انہون نے ابو محمد عبد اللہ بن احمد سرخسی سے اور انہون نے ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
بن مطر بن صالح بن بشر الفربری فر بر بکسر فاء و فتح راء و سکون باے موحدہ ایک گانون
ہے تو الیع بخارا سے اور یہ محمد بن یوسف بڑے شاگرد رشید مین بخاری کے اور نسخہ بخاری کی انکی طرف سے مشہور ہوا ہے
اور شہرت پائی ہے اور انہون نے صاحب کتاب ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری جعفی مولی الیمانین
بالولا سے بردزبہ بفتح باے موحدہ اور سکون راء اور کسر دال مہملتین اور سکون زاے معجمہ
اور فتح باے موحدہ اور سکے بعد ہاے لغت پہلوی قدیم ہے بمعنی کارندہ اور مزارع جعفی
جیم کا ضمہ عین ساکن مہملہ اور فا یہہ سند مسلسل ہے سماع مین اول سے آخر تک صحیح مسلم حضرت
شیخ ابو طاہر نے اسے اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ ابراہیم کردی سے اخذ کیا اور انہون نے
شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین بن خلیل مسکی سے اور انہون نے
نجم الدین غیطی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انہون نے شیخ ابن حجر
عسقلانی سے اور انہون نے شیخ صلاح بن ابی عمر مقدسی سے اور انہون نے شیخ
فخر الدین ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الواحد مقدسی سے جو ابن البخاری مشہور ہین

اور انہون نے شیخ ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی سے اور انہون نے فقیہۃ الحرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن احمد فراوی سے اور انہون امام ابو الحسین عبد الغافر بن محمد فارسی سے اور انہون نے ابو احمد بن محمد بن عیسیٰ جلودی نیشاپوری سے اور انہون نے ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ جلودی سے نسبت ہی طرف جمع جلد کے اسلئے کہ یہہ نیشاپور مین جلودیون کے محلہ مین رہتے تہے اور انہون نے مؤلف کتاب ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری سے سنن ابی داؤد کو حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ حسن عجیمی سے اخذ کیا اور انہون نے شیخ عیسیٰ مغربی سے انہون نے شیخ شہاب الدین احمد بن محمد بن خفاجی سے اور انہون نے بدر الدین حسن کرخی سے جو مسند وقت تھے اور انہون نے حافظ ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اور انہون نے شیخ محمد بن مقبل حلبی سے اور انہون نے شیخ صلاح الدین بن ابی عمر مقدسی سے اور انہون نے ابو الحسن فخر الدین علی بن محمد بن احمد ابن البخاری سے اور انہون نے مسند الوقت ابو حفص عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی سے اور انہون نے دو بزرگوار شیخون سے ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی سے اور ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی سے نسبت ہی دومۃ الجندل جو موضع ہے حد شام و عراق مین فاصل جسمین قصہ تحکیم کا ہوا ہے اور ان دونون شیخون نے حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی سے جو صاحب تاریخ بغداد ہین اور علم حدیث مین بیشمار تصانیف رکہتے ہین اور انہون نے ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے اور انہون نے ابو علی محمد بن احمد لؤلؤی سے اور انہون نے صاحب الکتاب ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے

سند جامع ترمذی

جامع ترمذی حضرت شیخ ابو طاہر نے حضرت شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ سلطان مزاحی سے اور انہون نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے اور انہون نے شیخ نجم الدین محمد غیطی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا بن محمد انصاری سے اور انہون نے شیخ عز الدین عبد الرحیم بن محمد بن فرات قاہری حنفی سے اور انہون نے محمد بن ابی بکر مراغی سے مراغہ بفتح میم ایک شہر ہی مشہور ولایت ایران مین اور انہون نے شیخ فخر الدین ابن البخاری سے اور انہون نے شیخ عمر بن طبرزد بغدادی سے اور انہون نے شیخ ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سہل کروخی سے کروخ

کاف کے فتح اور راے مہملہ کے ضمہ سے تخفیف سے نواحی ہرات مین ایک شہر ہے اور یہہ شیخ ابوالفتح صاحب نسخہ ترمذی ہے اور انہون نے قاضی ابوعامر محمود بن قاسم بن محمد ازدی سے اور انہون نے شیخ ابومحمد عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابی الجراح جراحی مروزی سے نسبت ہے طرف مروشاہیجان کے جو ایک شہر مشہور ہے خراسان مین اور انہون نے ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوی مروزی سے اور انہون نے صاحب الکتاب ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی ترمذی رحمہ اللہ سے۔

سند سنن صغری نسائی

سنن صغری نسائی حضرت شیخ ابوالطاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے اور انہون نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہون نے شیخ عبدالقدوس شنادی سے اور انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انہون نے شیخ عزالدین بن عبدالرحیم بن محمد بن الفرات سے اور انہون نے عمر ابن ابی الحسن مزاحی سے اور انہون نے فخرالدین بن البخاری سے اور انہون نے ابی المکارم احمد بن محمد لبّان سے نسبت ہے طرف عمل لبنہ کے اور انہون نے ابوعلی حسن بن احمد حدّاد سے اور انہون نے قاضی ابونصر بن احمد بن حسین کسار سے اور انہون نے حافظ ابوبکر عرف ابن السنی احمد بن محمد بن اسحق دینوری سے جو بڑے عمدہ محدثین سے ہین اور کتاب المجالسۃ الدینوری انکی تصنیفات سے ہے اور انہون نے مؤلف کتاب حافظ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی سے نسبت ہے نسا کی طرف کہ ایک شہر مشہور ہے خراسان مین قریب ابیورد کے۔

سند سنن ابن ماجہ

سنن ابن ماجہ اوس سند سے ہے جو سنن نسائی مین مذکور ہوئے شیخ زین الدین زکریا تک اور انہون نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے اور انہون نے ابوالحسن علی بن ابی المجد دمشقی سے اور اونہون نے ابی العباس حجار سے اور انہون نے انجب بن ابی السعادات سے اور انہون نے حافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی سے اور انہون نے فقیہ ابی منصور محمد بن الحسن بن احمد مقومی الفزوینی سے اور انہون نے ابوطلحہ قاسم بن منذر خطیب سے اور انہون نے ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر القطان سے اور انہون نے مؤلف الکتاب ابوعبداللہ محمد بن یزید عرف ابن ماجہ قزوینی بفتح قاف وسکون زاے معجمہ ایک شہر مشہور کا نام ہے عراق عجم مین اور ماجہ لقب ہی والد کا ابوعبداللہ کے

نہ لقب اون کے جدکا نہ اونکی مان کا اور جیم کی تخفیف سے پڑہنا چاہیئے نہ تشدید سے اور واقع ہوئی ہین اس مین بہت غلطیان ۔ مشکوٰۃ المصابیح حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے انہون نے شیخ احمد قشاشی سے انہون نے شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے انہون نے سید مظفر بن سید جعفر نہروالی سے انہون نے شیخ محمد سعید عرف میر کلان سے جو اپنے وقت مین شیخ مکہ تھے انہون نے سید نسیم الدین میرک شاہ سے انہون نے اپنے والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سے انہون نے اپنے چچا عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جمال الدین یحیی شیرازی حسینی سے انہون نے مسند وقت ومحدث عصر شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم جیرہی صدیقی سے انہون نے علامۂ عصر امام الدین مبارک شاہ ساوجی صدیقی سے انہون نے مؤلف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ بن خطیب تبریزی سے

حصن حصین حضرت شیخ ابو طاہر نے شیخ ابراہیم کردی سے انہون نے شیخ احمد قشاشی سے انہون نے شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے انہون نے شیخ شمس الدین محمد بن محمد رملی سے انہون نے شیخ زین الدین زکریا انصاری سے انہون نے حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی سے انہون نے مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی سے زاد اللہ فی درجاتہم وافاض علینا من برکاتہم ۔ آمین

خاتمہ کذب ووضع کی علامتون مین

جاننا چاہیئے کہ حدیث کی وضع اور کذب راوی کی علامتین کئی چیزین ہین اوّل یہکہ تاریخ مشہور کے خلاف روایت کرے جیسے یون روایت کرے کہ عبد اللہ بن مسعود نے جنگ صفین مین ایسا کہا حالانکہ عبد اللہ بن مسعود نے حضرت عثمان رضہ کے عہد خلافت مین وفات پائی ہے اور اسی قسم سے ہے یہہ شعر **شعر** در جمل چون معاویہ بگریخت ۔ خون خلقے بسے بہ بیہودہ ریخت ۔ اس قسم کے موضوعات تو ادنی تامل وتتبع سے پہچان سکتے ہین دوسرے یہہ راوی رافضی ہو اور صحابہ کے طعن مین حدیث روایت کرے یا ناجی ہو اور اہل بیت کے مطاعن مین حدیث روایت کرے اور علی ہذا القیاس لیکن یہان تامل کرنا چاہیئے

اگر وہ راوی منفرد ہے اوس حدیث مین اوسکا اعتبار نکرنا چاہیئے اور اگر اور بہی روایت کرین قبول کرنا چاہیئے اور اوسکی توجیہ وتاویل مین فکر کرنا چاہیئے تیسرے یہہ ایسی چیز روایت کرے کہ سب مکلفین پر اوس کی معرفت اور اوسپر عمل فرض ہو اور وہ اس روایت مین منفرد ہو یہہ بڑا قرینہ قوی ہے حدیث کی وضع اور کذب پر چوتھے یہہ کہ وقت وحال قرینہ ہو اوس کے کذب پر جیسے غیاث ابن میمون کو اتفاق ہوا کہ مہدی خلیفہ عباسی کے مجلس مین حاضر ہوا اور وہ کبوتر اوڑانے مین مشغول تھا تو حدیث روایت کی کہ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ جَنَاحٍ لفظ جناح اپنے طرف سے بڑھا دیا مہدی کی خوشامد کی واسطے - پانچوین یہہ کہ مقتضی عقل و شرع کے مخالف ہو اور شرع کے قواعد اوس کی تکذیب کرین جیسے قضاے عمری اور اوس کے مانند اور جیسی روایت کرین لَا تَاکُلُوا الْبِطِّیْخَ حَتّٰی تَذْبَحُوْہُ چھٹے یہہ کہ حدیث مین قصہ ہو امر حسی وقتی سے ایسا کہ اگر وہ فی الحقیقت متحقق ہوتا تو ہزارون آدمی اوسے نقل کرتے اوسکی مثال جیسے کوئی کہے کہ آج جو جمعہ کا روز ہے خطیب کو بر سر منبر مارڈالا اور اوسکی کھال اوتار ڈالی حالانکہ وہ ہی راوی اس قصہ مین منفرد ہو اور کوئی دوسرا روایت نکرے ساتوین رکاکت لفظ و معنی کی مثلاً ایک لفظ روایت کرے کہ عربیت کے قواعد سے درست نہو یا ایسے معنی جو مناسب شان نبوت اور وقار کے نہون آٹھوین افراط وعید مین سخت گناہ صغیرہ پر یا افراط وعدہ مین بہت بڑے قلیل عمل پر جیسے مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَلَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ وَفِیْ کُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ وَفِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِیْرٍ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَارِیَۃٍ بلکہ اس طرح کی حدیثون کو خواہ ثواب مین ہون خواہ عذاب مین موضوع چاہیئے پہچاننا - نوین یہہ کہ قلیل عمل پر ثواب حج و عمرہ کا ذکر کرین دسوین یہہ کہ کیسکو عاملان خیر سے انبیا کے ثواب کا وعدہ کرے یا کہے لَہٗ ثَوَابُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا اور اسی کی مانند - گیارہوین یہہ کہ خود اقرار کیا ہو حدیث وضع کرنے کا جیسے نوح بن ابی عصمت کو واقع ہوا کہ فضائل قرآن مین سورہ سورہ کی حدیثین وضع کین اور

اونکو رواج اور شہرت دی کَمَا ذَکَرْتُ فِی الْبَیْضَاوِیْ فِیْ اٰخِرِ کُلِّ سُوْرَۃٍ تو جب اوسکو پکڑا اور اوسکی سند کی تصحیح کا سوال کیا تو اقرار کیا کہ ان احادیث کے وضع کرنے مین میری نیت خیر ہے وہ یہہ ہے کہ مین نے لوگون کو جو دیکھا کہ قرآن شریف پڑھنے سے منہ پھیر لیا ہے اور جو علم اور ہین مثل تواریخ و سیر و فقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اون سے مشغول ہوئے ہین تو لوگون کے ترغیب کو ان احادیثون کو مینے وضع کیا ہے کہ علوم قرآن کی طرف رغبت کرین اور ثواب کے اعتقاد سے قرآن شریف کی تلاوت درس سے مشغول ہون اور اوس کا یہہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اسلئے کہ صحیح حدیثین جو قرآن شریف کے فضائل مین ہین ترغیب کو کافی ہین اور اسی طرح تنباکو و حقہ اور قہوہ کے حق مین بہت حدیثین وضع کی ہوئی ہین جنکی سستی الفاظ و معانی کی ظاہر و باہر ہے اور حدیثین وضع کرنے والی بہت گزری ہین اور اونکی غرضین بہی طرح طرح کی اور بہت ہین زندیقون کا فرقہ جو شرائع کے باطل کرنے کو اور شرع کے امور کے تہکم و تمسخر کرنے والی ہین جیسے ابن راوندی جو واضع حدیث ہی اَلْبَاذِنْجَانُ لِمَا اُکِلَ لَہٗ اور اوس کی غرض شریعت سے تمسخر ہے تعریض کرتا ہے اس حدیث شریف سے اَلْقُرْاٰنُ لِمَا قُرِئَ لَہٗ وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ سے اور کہا ہے کہ زندیقون کی موضوع حدیثین چودہ ہزار شہرت کو پہنچی ہین اہل بدع و ہوا کہ اپنی مذہب کی نصرت اور مخالف کے مذہب کی طعن کے واسطے اس امر کے مرتکب ہوئے ۔ روافض اور نواصب و کرامیہ اس عمل مین سب سے سبقت لیگئے اور خارجی اور معتزلہ اور زیدیہ اس امر شنیع کے اس قدر مرتکب نہین ہوئے اور فرقہ نے جو علم حدیث کا مایہ نرکہتی تھے جب دیکہا کہ محدثین کے بڑی تعظیم و توقیر ہے تو چاہا کہ آپ بھی اس فن مین داخل ہون تو اونہون نے یہہ بری صنعت اختیار کی جیسے اَبُو الْبَخْتَرِیْ وہب ابن وہب القاص اور سلیمان بن عمر النخعی اور حسین ابن علوان اور اسحق ابن نجیح اور غالباً یہہ فرقہ وعظ و تذکیر مین مشغول تھے ایک فرقہ جو اہل زہد و عبادت و دیانت کا تہا اونہون نے جو خواب مین یا معاملہ مین کچہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یا ائمہ اطہار کی زبان سے سنا

اونہون نے بسبب اپنے یقین و اعتقاد کے خواب اور معاملہ پر اوسے مبہم روایت کر دیا
اور لوگون نے جانا یہہ واقعی وہ حدیث ہے جو از راہ ظاہر انکو پہنچی ہے ابو عبد الرحمن
سُلمی اور اور صوفیون کو جو مذاق حدیث سے آشنا تھے اس علت سے تہمت لگائی ہے
اور اون کی روایت کو مقام اعتبار سے نکال دیا ہے اور فرقہ بادشاہون اور خلفا کے
اور اُمرا کے مصاحب جو تھے انہون نے اونکی خاطر داری اور اونکو خوش کرنے کو حدیثین
وضع کین اور اپنا دین و دنیا کے بدلے بیچ ڈالا اور ایک فرقہ نے بے قصد و ارادہ کے
حدیث وضع کی اوسکی صورت یہہ ہوئی کہ انہون نے غفلت و توہم کے سبب کوئی کلام
سُنا کسی صحابی یا تابعی یا کسی حکیم کا حکما سے سابقین مین سے اور نسبت پیغامبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اس گمان سے کہ یہہ کلام یا حکمت سوائے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور کا نہین اور اس فرقہ کی حد نہایت ہی نہین اکثر عوام اس بلا مین
مبتلا ہوئے ہین وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَاَمَّا حدیث جو کچھہ اس رسالہ مین مذکور ہوا
اور جو کچھ مذکور کیا جائیگا اوسکی روایت کرتا ہے اور ان مطالب دین کی تفصیلون کو بہت دفعہ چاہا ہے
اور بعد کے فضلا سے لیا ہے اور ہر ایک علم کے ہر نواح و ہر شہر مین ملتے
ہین مکتوبہ پیچیدہ فہم کا اور ذہن کی پختگی اور طبیعت کی
سلامتی اور حق پر مائل ہونا اور ثواب کو ادنی تنبیہ سے
قبول کرنا بڑی نعمت عظمی ہے حق تعالی ہمین اور
ان بھائی کو ان امور سے بہرہ مند کرے ورنہ علم و
عمل کے بغیر عالم مین بہت ہین اور جو کہا ہے
ہین وہ بھی ہوئے ہین شعر جو خوش
گفت دانا کہ دانش بہ ست
ولیکن پراگندہ با
ہر کسے است

فیما یجب حفظہ للناظر
رسالہ دوم

یہ رسالہ وہ فیما یجب حفظہ مشہور ہے جسکا یاد کرنا حدیث شریف پڑھنے والونکو بہت ضرور ہے

یا فتاح

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ حدیث شریف کی کتابین پڑھنے والی کو لازم ہے۔ حفظ کر لینا۔ اور یاد رکھنا۔ اس امر کا کہ جو کتابین احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تصنیف ہین۔ اونکے پانچ مراتب ہین۔ ایک تو اوس رتبہ کی ہین جنمین فقط صحیح صحیح حدیثین ہین۔ اونمین ایسی حدیثین نہین ہین۔ جن کو ضعیف کہہ سکین اور موضوع کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ جیسے موطا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ابن حبان اور صحیح حاکم اور مختارہ ضیاء مقدسی کے اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن سکن اور منتقی ابن جارود کی اور دوسری اس رتبہ کی ہین جنمین ایسی حدیثین ہین جو اخذ کی صلاحیت رکھتے ہین جیسے سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور مسند احمد بھی کیونکہ جو اسمین ضعیف حدیثین ہین وہ بھی حسن کے قریب ہین۔ ایسا ہی فرمایا ہے ہماری بڑے شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے۔ اور اکثر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نسائی بھی اسی قسم سے ہے اور تیسرے رتبہ کی وہ کتابین ہین جنمین ہر نوع کے حدیثین ہین حسن۔ اور صالح۔ اور منکر۔ وہ جیسے سنن ابن ماجہ۔ اور مسند طیالسی۔ اور زیادات ابن احمد بن حنبل کے۔ اور مسند عبد الرزاق اور مسند سعید بن منصور۔ اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ۔ اور مسند ابو یعلی موصلی۔

اور مسند بزار - مسند ابن جریر - اور اسکے تہذیب الآثار اور تفسیر القرآن اور تاریخ اور تفسیر ابن مردویہ اور ایسے ہی ہین باقی تفسیرین اور طبرانی کے تینون معجم کبیر واوسط اور صغیر اور سنن دارقطنی اور غرائب دارقطنی - اور حلیہ ابی نعیم - اور سنن بیہقی اور اوس کے شعب الایمان اور چوتھی رتبہ کی وہ کتابین ہین جنمین جب حدیثین ملین تو اون کو ضعیف کہا جاے جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی کے اور تاریخ بخلفا اور تاریخ ابن النجار اور دیلمی کے مسند الفردوس - اور عقیلی کی کتاب الضعفاء - اور ابن عدی کی کامل - اور تاریخ خطیب بغدادی - اور تاریخ ابن عساکر اور پانچوین رتبہ کی وہ کتابین ہین جنمے موضوعات معلوم ہوتی ہین - جیسے موضوعات ابن جوزی اور تنزیہہ الشریعہ اور موضوعات شیخ محمد طاہر نہروالی وغیرہ

یہہ چند سطرین لکہین فقیر
عبدالعزیز دہلوی عفی عنہ
نے

ترجمۃ البخاری
رسالہ سیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اما بعد کہتا ہے امیدوار رحمت خداے کریم کا ولی اللہ بیا عبدالرحیم کا اللہ تعالی دونو پر رحمت کرے کہ پہلے جو محدثین نے علم حدیث شریف مین کتابین تصنیف کین تو چار فنون مین جدا جدا تصنیف کین ایک تو فن سنہ مین جسے فقہ کہتے ہین جیسے موطا مالک اور جامع سفیان

اور دوسری فن تفسیر مین جیسے کتاب ابن جریج - اور تیسری فن سیر مین جیسے کتاب محمد بن اسحاق
اور چوتھی فن زہد ورقاق مین جیسے کتاب ابن المبارک - تو بخاری نے یہ چاہا کہ چارون فنون کو
ایک کتاب مین جمع کرے اور فقط وہ ہی حدیثین جمع کرے جنکو اُس سے پہلے علمانے اور اُسکے زمانہ کے
علمانے صحیح مانا ہے اور اوس نے فقط حدیثین مرفوع مسند اپنی کتاب مین جمع کی ہین اور وہ
جو اوسکی کتاب مین آثار وغیرہ آئے ہین وہ اصالتاً نہین آئین تبعاً آئی ہین اور اسی لیئے
اوسنے اپنی کتاب کا نام جامع صحیح رکھا ہے اور نیز اپنی کوشش کو صرف کیا ہے کہ مسائل نکالے
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - تو اوسنے بہت مسائل مفید نکالے ہین ہر حدیث
سے - اس سے پہلے کسی نے یہہ امر نہین کیا یہہ سبقت اوسی کے واسطے ہے - مگر اوس نے
یہہ مستحسن اور اچھا جانا کہ حدیثون کو ابواب مین جدا جدا لائے اور سر استنباط کو تراجم مین
بابون کے لکھا ہے اور سب تراجم ابواب اوسکے بہت قسم ہین - کوئی اون مین سے یون ہے
کہ وہ ترجمہ کرتا ہے ایسے حدیث مرفوع کا جو اوسکی شرط کے موافق نہین - اور ذکر کرتا ہے اُس
مین ایسی حدیث جو شاہد ہو اوس حدیث کے بموجب اوسکے شرط کے - اور کہین وہ ترجمہ کرتا ہے
اوس مسئلہ کا جو اوسنے استنباط کیا ہے حدیث سے کسی طور کے استنباط سے نص سے یا اشارہ سے
یا عموم یا ایما یا مضمون ومعانی حدیث سے - اور کسی جائے وہ ترجمہ کرتا ہے ایک مذہب کا جسکی طرف
اُس سے پہلے کوئی گیا ہے اور باب مین ذکر کرتا ہے وہ حدیث جو کسی نحو اوسپر دلالت کرے یا شاہد ہو -
قطع نظر اس سے کہ اوس مذہب کو ترجیح دے تو کہتا ہے باب من قال کذا اور کبھی ترجمہ کرتا ہے
اُس مسئلہ کا جسمین مختلف حدیثین ہین تو وہ حدیثین اوسکے مختلف ہونے پر لاتا ہے تاکہ قریب فقیہ ہو
اوسکے بعد وہ مسئلہ - اُسکی مثال جیسے باب خروج النساء الی البراز اسمین دو حدیثین
مختلف جمع کی ہین اور بعضی جائے دلیلون مین تعارض ہوتا ہے اور بخاری کے نزدیک ایک وجہ
تطبیق کی ہوتی ہے اُن دونون مین کہ ہر ایک اپنی محل پر حمل کیجاتی ہے - تو بخاری ترجمہ کرتا ہے
اوس محل کا تاکہ اشارۃً وجہ تطبیق معلوم ہوجاے - اوسکی مثال ہے باب خوف المومن ان
یحبط عملہ وہا یحذر من الاصرار علی النفاق والعصیان اسمین ذکر کی حدیث سباب
المسلم فسوق وقتالہ کفر اور کسی ترجمہ مین جمع کرتا ہے ایک باب مین بہت ایسی حدیثین کہ

ہر ایک ترجمہ پر دلالت کرتی ہی پہر ایک حدیث مین اور ہی فائدہ ظاہر ہوجاتا ہے - سوا اوس فائدہ کے جسپر ترجمہ کیا ہے تو وہ اوس حدیث پر علامت کیواسطے لفظ باب سے اشارہ کرتا ہی اور اوسکی یہہ غرض نہین - کہ پہلا باب پورا ہوچکا اور دوسرا باب برابر شروع ہوا اوسکا حال ایسا ہی جیسے اہل علم کسی ضروری فائدہ پر لفظ تنبیہ یا لفظ فائدہ یا لفظ وقف لکہدیا کرتے ہین اوسکی مثال جیسے اوسنے لکہا کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ وہو الذی یبدؤا الخلق ثم یعیدہ پہر بعد سطر کے کہا باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال اور اس حدیث کو اوسکی سند کے ساتھہ اخراج کیا - پہر ذکر کیا - والفخر والخیلاء فی اہل الخیل پہر اور پہر وہ ذکر کیا جسمین غنم کا ذکر ہی نہین - تو گویا اوسنے آگاہ کیا کہ اس حدیث کے باب مین داخل کرنے سے ایک اور فائدہ ہی غنم کی تعریف و ثنا سے - اور کبہی وہ لفظ باب کو لکہتا ہی بجاے اس قول محدثین کے و بہذا الاسناد اور یہہ وہان جہان دو حدیثین ایک اسناد سے آئی ہین جیسے ح اوس جا لکہتے ہین جہان ایک حدیث دو اسناد سے ہوتی ہی اوسکی مثال جیسے باب ذکر الملئکۃ اسمین طول دیا ہی کلام کو یہانتک کہ اخراج کیا اس حدیث کو الملئکۃ یتعاقبون ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنہار - بروایۃ شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ پہر لکہا باب اذا قال احدکم امین و الملائکۃ فی السماء امین فوافقت احدہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ پہر اخراج کی یہ حدیث ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ پہر اور پہر اور جنین آمین نہین مگر بعد بہت حدیثون کے اسمعیل نے کہا ہی کہ موضع باب و بہذا الاسناد کے گویا وہ اشارہ کرتا ہی لفظ باب کیطرف سے اور بہذا الاسناد کی نشانی ہے - اور بعضی جاے وہ ترجمہ کرتا ہی بعضے لوگون کا مذہب اور بعضی قریب ہین کہ اوسطرف جائین یا ترجمہ کرتا ہی ایسی حدیث کا جو اوسکی نزدیک ثابت نہین ہوئی پہر ایسی حدیث لاتا ہی جو دلالت کرے اوس مذہب کے خلاف پر اور حدیث پر یا اپنی عموم کے سبب - یا کسی اور سبب سے اور کبہی وہ بہت ترجمون مین اہل سیر کے طریقہ پر چلا جاتا ہی اُنکے استنباط پر خصوصیات وقائع و احوال کے اشارات سے طرق حدیث کے آور اکثر فقیہ کو تعجب آتا ہی اس امر سے - بسبب اوسکے مشق و کوشش ممارست ہونیکے فن سیر سے - لیکن اہل سیر کو ان خصوصیات پہچاننے کی بہت کوشش ہے - اور کبہین وہ عادت ہونیکا قصد کرتا ہی کہ مسئلہ مطلوبہ پر حدیث یاد کرے -

اور طالب حدیث کو اس نوع کی ہدایت کرتا ہے اوسکی مثال جیسے باب ذکر الصواع - باب ذکر الخیاط اور بیشک بخاری نے تراجم الابواب مین بہت علم تفریق کیا اور بیان کیا ہے - غریب القرآن کی شرح کا - اور آثار صحابہ کا ذکر اور تابعین کا - اور مشکل حدیثون کا اور کبھی ذکر کرتا ہے ایسی حدیث کہ وہ بنفسہ ترجمہ پر ہرگز دلالت نہین کرتی لیکن اوسکے طریقے مین اور بعضے طریقہ ترجمہ پر دلالت کرتے ہین اشارتاً یا عموماً - اور تحقیق اشارہ کیا ہے حدیث کے ذکر کرنے سے اس امر پر کہ اوس حدیث مین اصل صحیح ہے کہ وہ تاکید کرتی ہے اوس طریق کے اور ایسے امر سے سوائے بڑے ماہر محدث کے اوروں کو نفع نہین ہوتا - اور اکثر وہ ترجمہ کرتا ہے ایک امر ظاہر پر قلیل فائدہ کا مگر جب اوسے غور کرنے والا خوب غور و تحقیق کرے تو بہت فائدہ کا ہے جیسے اوسکا قول باب قول الرجل ما صلینا تو حال یہ ہے کہ اوسنے اشارہ کیا ہے جو اوسے مکروہ جانے اوسکے رد کا - مین کہتا ہون کہ یہ اکثر تعقبات ہے - عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ کے تصنیفون کے ترجمون پر یا شواہد آثار پر جو روایت کیے گئے ہین صحابہ اور تابعین سے اونکی تصنیفون مین - اور ایسے مطلبون سے نفع اوسیکو ہے جسکو اوسکی تصنیفات مین مہارت ہے اور جو اونکی تصانیف مین ہے اوس سے آگاہ ہو - اور اکثر استخراج کرتا ہے ایسی آداب جو سمجھے گئے ہین بالقول کتاب و سنت سے - ایک طرح کے استدلال اور اون عادتون سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھین اور ایسی باتین اوسیکو ادراک ہوتی ہین جنسے کتب آداب کی مزاولت کی ہو اور عقل کے گھوڑونکو آداب فہوم مین جولانی دی ہو پھر اوسکے واسطے سنت سے اصل طلب کرے اور اکثر یہ بات ہے کہ شواہد حدیث آیات سے لاتا ہے اور شواہد آیہ احادیث کی ظاہر مین یا واسطے تعین کرنے بعضی احتمال کے نہ اور احتمال کے - تو ہوتا ہے محدث کا قول - کہ اس عام سے مراد مخصوص ہے - اور اس خاص سے مراد عموم ہے - اور علے ہذا القیاس اور ایسی باتین نہین دریافت ہوئین مگر بڑے تیز ذہن اور قلب حاضر سے پس یہ ایسا مقدمہ ہے جسکا حفظ کرنا نہایت ضرور ہے - اوسنے جو چاہے بخاری پڑھے اور اوسی سمجھے

الحمد للہ اولاً و آخراً ناظراً

تمت

ارشاد الی مہمات علم الاسناد

رسالہ چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا اُس خداوند کریم کو جسنے اپنی فضل عظیم سے اس اُمت مرحومہ کو فضیلت عظیم سے خاص فرمایا وہ کیا ہی حفظ اسناد اور جسے چاہا اُسے اُسمین بلندی عنایت کی اور وسعت طرق امداد فرمائی اور صلوٰۃ اور سلام اُس سید الانبیا پر جو اللہ کی طرف سے ہادی ہے اور پیشوا - اور اُسکے سوا سب آل و اصحاب پر جو دین مین ہین مقتدا - وہی ہین اسلام کے زینت افزا - اور سعادت کا حصہ اُنہین کو بہت ملا - اسکے بعد خادم حدیث رسول کریم - محتاج رحمت خدائے عظیم - احمد مشہور **ولی اللہ** بن عبد الرحیم دہلوی کہتا ہے اللہ اُسپر اور اُسکے مشائخ اور والدین پر رحمت کرے کہ اس رسالہ کا نام **ارشاد الی مہمات علم الاسناد** ہے اہل عصر کے اس قسم کی احتیاج کی باعث اسی تالیف کیا کیونکہ یہ علم اسناد ہمارے زمانہ مین نسیاً منسیاً ہوگیا ہی اور قریب ہے کہ اہل زمانہ اس علم کی فضیلت کی جہالت کے باعث اسے سخریہ سمجھین اور بیفائدہ جانین - اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور کئی فصلون پر مرتب کیا ہی **مقدمہ** جس شے کو دوسرے کی خبر دینے سے تم جانتے ہو اُسمین اور تم مین کوئی طریق ضرور ہے کہ یا وہ مخبر ایک ہوگا یا ایک سی زیادہ اور اس ایک مخبر یا زیادہ خبرون کیلئے جو خبر دین اسکی لیئے کوئی وجہ ضرور ہے - اپنے صاحب سے سُنا ہو یا عرض کیا ہو یا لکھا وغیرہ ہو تو جب تمنے بیان کر دیا طریق اور وجہ تو تمنے اسناد کے اور تمہاری بات قابل سند ہوگئی اور جو وقت تمنے بیان چھوڑ دیا تو غافل رہے اور ہماری غرض اس رسالہ مین اُن طریقون کے ذکر سے ہی جن سے ہمین احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہنچین اور فائدہ اسناد کی حفظ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا باقی رہنا ہی جسمین دنیا و دین کی سعادت ہی اور یہ امر ظاہر ہے جو تامل کرو کیونکہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا ہے نہ آپ سے بلا واسطہ کچھ سُنا ہے اور آپکی احادیث ہمکو بہت بلا واسطون سے پہنچین خواہ کتابون مین نقل ہوتی چلی آئین خواہ سُنی سنائی وغیرہ کی جہت سے اور یہہ سب انواع اسناد ہے پس تو اسناد اگر بھلا نہوتی تو شریعت باقی نہ رہتی اور جو شخص بہت سچا اور ضبط والا نہو اُسکی خبر کا کچھ اعتبار نہین اور اسی طرح جو کتاب صحیح نہو اپنی اصل کے موافق اور جسکے اصل کا صحیح ہونا نہ معلوم ہو اُسکا اعتماد نہین اور خبر یقینی بھی ہے اور وہ بھی ہی جسمین وہم ہے تو جب تم معتبر خبر طلب کرو تو ضرور ہے اُن خبر دینے والونکو پہچانو اور اُنکا حال اور وجہ سب معلوم کرو اسکو علم الاسناد کہتے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین پہلے عصر مین لکھی نہین جاتی تہین سَو برس کے بعد لکھنے کا اہتمام ظاہر ہوا اور دو سَو برس کے بعد تصنیف کامل ہوگئی اور یہی عیب ہے اسلئے کہ شعبہ شعبہ ہونیکا اور حدیث کے منقسم ہونیکا کہ اُسکی قسمین ہوئین متقیض اور مشہور اور صحیح اور حسن اور ضعیف اور مرسل اور نظر و فکر کی حاجت ہوئی اعتبار و شواہد مین اور یہی سبب ہے اسانید کا مقتضی خاص اس امت مین واللہ اعلم اور تحقیق مینے حاصل کیا اکثر یہ فن حدیث ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی ہدانی سے اللہ تعالی اُنکو بہت بڑا اجر دے بہت سا ضروری اُن سے سماع کیا اور اُنکے ہاتھہ کی لکھی سے نقل کے اور مینے ضبط کیا اس فن کے مشکلات کو اُنکی ہاتھہ کی لکھی ہوئی سے اُنکے روبرو اور اُنہون نے مجھی عنایت کی مقالید الاسناد مینے اُسکا مطالعہ کیا اور اور جو اس فن مین بہت اشکال تھے وہ دریافت کئے اور مینے اُن سے روایت کی صحیح بخاری اوّل سے آخر تک مین پڑہتا تہا وہ سنتے تھے اور جب مین تھک جاتا تہا وہ پڑہتے تھے مین سُنتا تھا

فصل اول سات مشائخون کی سند کے بیان مین

الحمد للہ میری سند متصل ہے سات مشائخون سے جو بڑے بڑے جلیل القدر امام عمدہ و مشہور حرمین مین تھے اور جنکی فضیلت پر سبکا اجماع تہا شیخ محمد بن علاء بابلی اور شیخ عیسی مغربی جعفری اور شیخ محمد بن سلیمان رداونی مغربی اور شیخ ابراہیم بن حسن کردی مدنی اور شیخ حسن بن علی عجیمی مکی اور شیخ احمد بن محمد نخلی مکی - اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری ثم المکی - اور انمین ہر ایک کا ایک

فصل اول سات مشائخون کی سند کے بیان مین

ایک رسالہ ہی جسمین اُسنے آپ اپنی اسانید متفرقہ جمع کی ہین یا اُسکے واسطے اَوْرنے کی ہین بہت
علمونمین سو **سند بابلی** کی یون ہے مجکو اجازت دی اُن سب کی جو اُنکی منتخب الاسانید مین ہین جسکو
اُنکے واسطے شیخ عیسیٰ نے جمع کیا۔ ہمارے شیخ ثقہ امین ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی نے۔ اُنکو اجازت ہی اپنے
والد سے اور اُن تین مشائخ سے جنکے نام اُنکے والد کے بعد ہین اُن سبکو بابلی سے ہی اور **شیخ عیسیٰ** کی سند
مجکو مقالید الاسانید انکی تالیف عنایت کی ہمارے شیخ ابو طاہر نے اور جو اُسمین ہی سبکی اجازت دی
اور شیخنا ابو طاہر کو اجازت اُن چارون مذکورین سے ہی **سند ابن سلیمان** صلۃ الخلف جو اُنکی
اوس سب کی اجازت دی شیخنا ابو طاہر نے اُنکی روبرو کتاب کی راہ سے ح اور اجازت دی اُس سبکے
جو اُسمین ہے ابن سلیمان کے بیٹے محمد وفد اللہ نے اپنے والد کیطرف سے ح اور مجھے اجازت دی اُس
سبکی سید عمر بن نبت شیخ عبد اللہ بن سالم نے اپنے دادا سے اُنکو اون سے ہی اور **سند کردی**
اونکی تالیف جمیع الاہم کی خبر دی مجکو شیخ ابو طاہر نے اپنے والد سے سماع اور اون سے پڑہنے کی راہ
سے اور **سند عجمی** شیخ تاج الدین دہان نے ایک رسالہ تالیف کیا ہی اُسمین اپنے سب اسانید
بیان کی ہین اُسمین جو عجمی نے روایت کی ہین اون سبکی مجکو اجازت دی شیخ ابو طاہر نے اور اونکو
عجمی سے اجازت ہی اور ابو طاہر بڑے قاری اور پرانے اور خاص شاگرد ہین عجمی کے اور صحاح ستہ
تمام و کمال اون سے پڑہی ہین ح اور مینے سماعت کیا ہے شیخ تاج الدین قلعی حنفی مفتی مکہ
سے اوائل صحاح ستہ کو اور کچہ مسند دارمی اور امام محمد کے موطا اور آثار اور ان سبکی مجکو اجازت
دی ہے اور جسکی اونکو عجمی سے روایت ہی اوس سب کی اور **سند نخلی** انکا ایک رسالہ ہی اوسمین
اپنی سب سندین جمع کی ہین اوسکی مجکو اجازت دی شیخ ابو طاہر نے اون کو اون سے ہے ح
اور مجکو عنایت کیا شیخ عبد الرحمن نخلی بن شیخ احمد مذکور نے اور اوسکی مجھے اجازت دی اونکو اپنے
والد سے ہی اور **سند بصری** انکی فرزند شیخ سالم نے ایک رسالہ تالیف کیا ہی اوسکی مجھے اجازت
دی اور اون سبکی جو وہ روایت کرتے ہین سید عمر سے وہ اپنے دادا شیخ عبد اللہ مذکور سے
اور مینے سماع کین شیخ سالم سے اوائل کتب ح اور مجھے اجازت دی ابو طاہر نے اونکو بصری سے
اور ابو طاہر نے سماع کیا ہی تمام مسند امام احمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک
مین اور شمائل ترمذی ساری پڑہی ہی مگر حدیث سمہ النسا کہ یہہ اون سے سماع کی ہے

سند بابلی
سند شیخ عیسیٰ
سند ابن سلیمان
سند کردی
سند عجمی
سند نخلی
سند بصری

فصل دوم دو امامون کی سند کے بیان مین

فصل دوم دو امامون کی سند کے بیان مین

ان ساتون مشائخ کی سند پہنچتی ہے دو ایسے امامون کو جو حافظ اور پیشوا اور مشہور ہین - ایک شیخ الاسلام زین الدین زکریا - اور دوسرے شیخ جلال الدین سیوطی **بابلی** نے روایت کی ایک جماعت سے اونہون سے مین سنہوری اونہون نے نجم غیطی سے اونہون نے زین زکریا سے اور اونہین سے مین **سلیمان** بن عبد الدائم بابلی اونہون نے جمال یوسف بن زکریا سے اونہون نے اپنے والد زین زکریا سے اور اونمین سے مین نور علی بن یحیی زیادی اونہون نے شہاب احمد بن محمد رملی سے اونہون نے زین زکریا سے اور اونمین سے مین شیخ محمد حجازی واعظ اونہون نے اونہون نے زین زکریا سے اور اونمین سے مین برہان لقانی اونہون نے شمس محمد بن احمد رملی سے اونہون نے اپنے والد زین زکریا سے اور اونمین سے مین احمد بن عیسی بن جمیل اونہون نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونہون نے جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے مین ابو بکر بن اسماعیل اونہون نے ابراہیم بن عبد الرحمن علقمی سے اونہون نے جلال الدین سیوطی سے اور بابلی کے انکے سوا اور بہت مشائخ ہین جنکی سندین پہنچتی ہین ان دونو امامون کو اور **شیخ عیسی** روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے مین ابو الارشاد نور الدین علی بن محمد اجہوری وہ علی بن ابو بکر قرافی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے مین شہاب الدین احمد بن محمد عرف خفاجی وہ برہان ابراہیم بن ابو بکر علقمی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے مین ابو الحسن علی بن محمد بصری کہ وہ اور مین اجہوری نہین وہ سالم سنہوری سے وہ نجم غیطی سے وہ شیخ الاسلام زین زکریا سے اور اونمین سے مین شیخ سلطان مزاحی وہ شیخ احمد بن خلیل سبکی سے وہ نجم غیطی سے وہ روایت کرتے ہین زین زکریا سے

ذکر ابن سلیمان

اور **ابن سلیمان** روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے مین شیخ الاسلام ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزایری عرف قدورہ وہ ابو عثمان سعید مقری وہ حافظ ابو الحسن علی بن ہارون اور ابو زید عبد الرحمن بن علی بن احمد عاصمی عرف سفیان سے وہ زین زکریا سے اور یہ اسناد مغربی کی ہے اور اونمین سے مین شیخ معمر ابو مہدی سجتانی وہ روایت کرتے ہین منجورسے وہ نجم غیطی سے وہ زین زکریا سے اور اونمین سے مین ابو الارشاد علی بن محمد اجہوری اور قاضی القضات احمد بن محمد خفاجی یہ دونون روایت کرتے ہین شمس بن محمد بن احمد رملی سے وہ شیخ زکریا سے اور اونمین سے مین سراج عمر جائی اور شیخ بدر الدین کرخی اور شمس محمد بن احمد علقمی سے اور یہہ سب

زین زکریا سے اور جلال الدین سیوطی سے اور **کروی** روایت کرتے ہین شیخ احمد قشاشی سے اجازت عام کی راہ سے وہ شمس ملی سے وہ زین زکریا سے اور اکثر حاصل کیا ہی شمس ملی نے قراۃً اور سماعاً اور مناولتاً شیخ احمد شناوی سے اور روایت کی ہے بہت لوگون سے اونمین سے ہین انکے اللہ علی بن عبد القدوس وہ شیخ احمد بن حجر مکی سے اور شیخ عبد الوہاب شعرانی سے یہ دونون زین زکریا سے اور شیخ محمد بن ابو الحسن بکری سے وہ اپنے والد زین زکریا سے اور شمس محمد بن احمد ملی سے وہ اپنے والد سے وہ زین زکریا سے اور زین زکریا سے بلا واسطہ اور شیخ حسین دیکھئے سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور نیز **کروی** نے روایت کی شیخ سلطان بن محمد ابن سلامت سے وہ روایت کرتے ہین بہت لوگون سے اونمین سے ہین شیخ نور الدین علی زیادی اور شہاب الدین خلیلی مکی اور سالم سنہوری اور وہ بابلی کے ہمسر ان اقران مین سے ہین اور **عجیمی** انکے بہت مشائخ ہین کہ مجھسے بیان کئے ابو طاہر نے اور مین جو بہت مشہور ہین فقط انپر اکتفا کرتا ہون اونمین سے قشاشی وہ روایت کرتے ہین شناوی سے وہ اپنے والد سے وہ شعرانی سے وہ زکریا سے اور شناوی سے اور وہ حسن جہنی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور اونمین سے ہین بابلی اور شیخ عیسے مغربی اور امام زین العابدین بن عبد القادر طبری اور **نخلی** وہ روایت کرتے ہین بہت مشائخ سے اونمین سے ہین بابلی اور عیسی اور کردی اور ہم ذکر کر چکے ہین انکی سندین اور اونمین سے ہین منصور سطوحی مصری روایت کرتے ہین شیخ سلطان مزاحی سے اور اونمین سے ہین شیخ محمد علی بن علان مکی وہ بہت لوگون سے اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے اور **بصری** انکے مشائخ وہی مشائخ نخلی کے ہین اور اکثر انہون نے حاصل کیا ہی بابلی اور عیسی اور ابن سلیمان اور کردی سے اور ہم اونکی سندین لکھ چکے ہین **فصل سویم بڑے تین امامون کی سند کے بیان مین**۔

سندین ان دونون امامونکی اور ان دونون امامونکی طبقون کے پہنچتی ہین تین بڑے ایسی مسندون کے طرف جنکی سندون سی پہلون کی سندین پہلون سی جا ملتی ہین **ایک** مسند معمر صالح شہاب الدین احمد بن ابو طالب حجازی عرف ابن شحنہ **دوسرے** عالم فقیہ رحلۂ آفاق مسند عصر فخر الدین ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الہادی عرف ابن بخاری **تیسرے** حافظ ثقہ امین شرف الدین عبد المومن ابن خلف دمیاطی **ابن شحنہ** پس زین نے حاصل کیا حافظ ابن حجر سے انہون نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحنہ سے اور سیوطی نے ابن مقبل سے انہون نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحنہ سے اور احمد جوخی سے اور احمد جوخی نے شحنہ سے **ابن بخاری** پس زین نے اخذ کیا ابن فرات سے اور حافظ ابن حجر اور محمد بن مقبل سے

ان سب نے عمر بن حسن اور صلاح بن ابو عمر سے اور ان دونوں نے ابن بخاری سے اور سیوطی نے محمد ابن تمیل سے انہوں نے حراوی سے حراوی نے ابن بخاری سے **دمیاطی** نے ابن فرات سے اخذ کیا ابن فرات نے محمود بن خلیفہ نجی سے اور نجی نے دمیاطی سے اور سیوطی نے محمد بن سہل سے انہوں نے حراوی سے حراوی نے دمیاطی سے **فصل چوتھی کتابوں کی سند وں کی بیان میں**

صحیح بخاری روایت کیا حجاز نے سراج بن مبارک زبیدی اصل بغدادی دار سے سماعاً انہوں نے شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسی سجزی ہروی سے سماعاً انہوں نے شیخ ابو الحسن عبد الرحمن بن محمد بن مظفر داؤدی سے سماعاً۔ انہوں نے ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویہ حموی سرخسی سے سماعاً انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری سے سماعاً انہوں نے اوسکی مؤلف سے **صحیح مسلم** کو روایت کیا دمیاطی نے اجازت سے ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی نیشا پوری کے انہوں نے سماعت کی فقیہ حرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل فراوی سے انکو خبر دی حسن عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر فارسی نے انکو خبر دی ابو احمد عیسیٰ جلودی نے۔ ان سے حدیث کی ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان زاہد نیا پوری نے ان سے اوسکے مؤلف نے **سنن ابو داؤد** اسکو روایت کیا ابن بخاری نے ان سے عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی نے۔ ان کو خبر دی دو شیخوں نے ابو البدر ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی نے اور ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی نے سماعاً دونوں سے ان دونوں کو خبر دی حافظ کبیر ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے انکو خبر دی ابو عمر قاسم ابن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی نے انکو خبر دی ابو علی محمد عمر لؤلؤی نے انکو ابو داؤد نے **جامع ترمذی** اسکو روایت کیا ابن بخاری نے عمر بن طبرزد سے انکو خبر دی ابو الفتح عبد الملک ابن ابو القاسم عبد اللہ بن ابو سہل کروخی نے ابو عامر محمود بن قاسم ازدی اور ابو بکر احمد بن عبد الصمد تاجر غوری اور ابو نصر عبد العزیز بن احمد ہروی تریاقی سے مگر خر دا خیر کو کہ وہ اوّل مناقب ابن عباس سے اخر کتاب تک ہے اسکو سنا کروخی نے ابو المظفر عبید اللہ بن علی بن یاسین دہان ہروی سے اور ان سب نے کہا ہمیں خبر دی ابو محمد عبد الجبار بن محمد ابن عبد اللہ بن ابو الجراح مروزی نے انکو خبر دی شیخ ثقہ امین ابو العباس محمد بن احمد ابن محبوب بن فضیل تاجر محبوبی نے ترمذی سے **سنن نسائی** اسکو روایت کیا حجار نے اجازت دی انکو ابو طالب نے انکو عبد اللطیف بن محمد بن علی بن قبطی نے انہوں نے سب سماعت کی ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی سے انکو ابو محمد

سند صحیح بخاری

سند صحیح مسلم

سند سنن ابو داؤد

سند جامع ترمذی

سند سنن نسائی

عبدالرحمٰن بن صمد دونی سے سماعًا انکو خبردی قاضی ابونصر احمد بن حسین کسار نے انکو خبردی احمد بن محمد بن اسحاق ابن سنی دینوری حافظ نے کہا ہمکو خبردی اسکے مؤلف حافظ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے **سنن ابن ماجہ** اسکو روایت کیا حجار نے محب ابن ابی السعادات سے انکو خبردی ابوزرعہ طاہر بن حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی نے انکو خبردی ابومنصور محمد بن حسین بن ہیثم مقومی ابوطلحہ قاسم خطیب ابن ابوالبدر نے۔ انکو خبردی ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر قطان نے۔ انکو خبردی اوسکے مؤلف ابوعبداللہ ابن ماجہ قزوینی نے **مسند دارمی** روایت کیا حجار نے۔ انکو خبردی ابوالمنجا عبداللہ بن عمر لتی نے سماعًا۔ کہا ہمکو خبردی ابوالوقت عبدالاول بن عیسی سجزی نے۔ کہا ہمکو خبردی ابوالحسن عبدالرحمٰن ابن محمد داؤدی نے۔ کہا ہمیں خبردی ابومحمد عبداللہ بن محمد سرخسی نے۔ انکو خبردی ابوعمران عیسی بن عمر سمرقندی نے۔ انکو خبردی اوسکے مؤلف حافظ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **مسند شافعی** کو روایت کیا ابن نجاری نے قاضی ابوالمکارم احمد بن محمد بن عبداللہ لبان۔ اور ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر صیدلانی سے۔ انہوں نے ابوعیسی حسن بن احمد حداد سے۔ انہوں نے حافظ ابونعیم احمد ابن عبداللہ اصبہانی سے۔ انہوں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم سے انکو خبردی ربیع ابن سلیمان مرادی نے انکو شافعی نے **مسند احمد** کو روایت کیا ابن نجاری نے۔ کہا ہمیں خبردی ابوعلی حنبل بن عبداللہ بن فرح مبکر نے انہوں نے کہا ہمیں خبردی ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد عبدالواحد بن حصین انکو خبردی ابوعلی حسن بن تمیمی مذہب واعظ نے۔ انکو خبردی ابوبکر احمد بن جعفر قطیعی نے ان سے حدیث کی عبداللہ بن امام احمد نے۔ انہوں نے کہا ہمسے حدیث کی ہمارے والد نے **مسند ابویعلی** کو روایت کیا ابن نجاری نے ابوروح عبدالعزیز ابن محمد ہروی سے۔ انکو خبردی تمیم ابن ابوسعید جرجانی نے۔ انکو خبردی ابوسعید محمد بن عبدالرحمٰن کزودی نے۔ انکو خبردی محمد بن احمد بن حمدان سے۔ انکو خبردی ابویعلی نے **مسند ابوداؤد طیالسی** کو روایت کیا ابن نجاری نے ابوالمکارم ابن اللبان اور جعفر صیدلانی سے ان دونوں نے کہا ہمکو خبردی ابوعلی حداد نے۔ انکو خبردی ابونعیم حافظ نے ان سے حدیث کی عبداللہ بن جعفر ابن فارس اصبہانی نے۔ ان سے حدیث کی یونس بن حبیب عجلی نے ان سے حدیث کی ابوداؤد طیالسی نے **صحیح ابن حبان** کو روایت کیا دمیاطی نے

سند سنن ابن ماجہ — سند مسند دارمی — سند مسند شافعی — سند مسند احمد — سند مسند ابویعلی — سند مسند ابوداؤد طیالسی — سند صحیح ابن حبان

ابو الحسن علی بن حسن عرف ابن سمرہ سے انہوں نے ابو الکرم مبارک بن حسن شہرزوری سے انہوں نے ابو الحسن محمد بن علی مہتدی باللہ سے انہوں نے حافظ ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی سے انہوں نے ابن حبان سے **سنن دارقطنی** کو روایت کیا، میاطلی نے اپنی سند سے دارقطنی تک اور وہ اوپر لکھ چکے ہیں ح اور روایت کیا حجار نے ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد بطیعی سے انہوں نے ابو الکرم مبارک بن حسن شہرزوری سے اسناد مذکور سے **مستدرک حاکم** کو روایت کی دمیاطی نے ابن المعز سے انہوں نے ابو احمد بن طاہر المہنی سے۔ انہوں نے ابو بکر احمد بن علی بن خلف شیرازی سے انہوں نے حاکم سے **حلیہ حافظ ابو نعیم** کو روایت کیا ابن النجاری نے ابن اللبان سے انہوں نے سعد الخیر سے۔ انہوں نے حافظ ابو نعیم سے **سنن کبریٰ اور صغریٰ بیہقی** دونوں کو روایت کیا ابن النجاری نے منصور بن عبد المنعم فراوی سے۔ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن اسمٰعیل فارسی نے۔ انکو ان دونوں کی مؤلف حافظ رحمہ اللہ نے **تصانیف خطیب** کو روایت کیا دمیاطی نے ابن المعز سے انہوں نے ابو الفضل سہل سفرائی سے اجازتاً انہوں نے مؤلف سے ان تصانیف کی اجازتاً **مسند الفردوس** کو روایت کیا حجار نے محب الدین محمود بن محمد نجار سے انہوں نے مؤلف سے **مسند شہاب قضاعی** روایت کی ابن نجار نے امام ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن سکینہ سے۔ انہوں نے قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے انہوں نے قضاعی سے **مسند ابو حنیفہ حارثی** کی روایت کی ابن النجاری نے ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی سے انہوں نے حافظ محمد بن ناصر سلامی سے انہوں نے ابو عمرو عبد الوہاب بن حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن مندہ اصفہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسکے مؤلف ابو محمد عبد اللہ حارثی سے **مسند ابو حنیفہ خبر دے** روایت کی ابن النجاری نے ابو طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی دمشقی سے انہوں نے اسکے مؤلف سے **معجم کبیر طبرانی** روایت کی ابن النجاری نے ابو جعفر صیدلانی سے انہوں نے فاطمہ بنت عبد اللہ جوزوانیہ سے انکو خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن زیدہ اصبہانی نے۔ انکو خبر دی طبرانی نے **معجم اوسط طبرانی** روایت کی ابن النجاری نے صیدلانی سے انکو خبر دی ابو علی حداد نے انکو ابو نعیم نے۔ انکو طبرانی نے **معجم صغیر طبرانی** روایت کی ابن النجاری نے عفیفہ بنت احمد غرقانیہ سے ان بی بی نے کہا ہمکو خبر دی فاطمہ بنت عبد اللہ جوزوانیہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسکے مؤلف حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ نے **عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی** کو روایت کیا ابن نجار نے ابو الیمن زید بن حسن بن زید کندی بغدادی سے انہوں نے ابو الحسن سعد بن حرب بن محمد بن سہل انصاری سے انہوں نے ابو محمد عبد الرحمن بن حمد بن حسن دوری سے انہوں نے سماعاً ابو نصر احمد بن حسین کسار دینوری سے انہوں نے سماعاً

سند سنن دارقطنی — سند مستدرک حاکم — سند حلیہ حافظ ابو نعیم — سند سنن کبریٰ و صغریٰ بیہقی — سند تصانیف خطیب — سند مسند الفردوس — سند شہاب قضاعی — سند مسند ابو حنیفہ حارثی — سند معجم کبیر طبرانی — سند معجم اوسط طبرانی — سند معجم صغیر طبرانی — سند عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی

سند کتاب التوحید ابن مندہ

سند کتاب الشریعۃ آجری

سند وسیط تفسیر واحدی

سند شرح سنۃ اور مصابیح

سند قوت القلوب

سند جامع الاصول

سند مشارق الانوار

سند غنیۃ الطالبین

اوسکی مؤلف ابن رشی سے **کتاب التوحید ابن مندہ** روایت کی دمیاطی نے ابن اللعروسے انہوں نے محمد بن ناصر سے انہوں نے عبد الرحمن ابو القاسم اور ابو عمر وعبد الوہاب انکی دونوں فرزندوں سے اجازتاً اُن دونوں نے اپنی والد سے

سند حارث بن محمد بن ابو اسامہ

حارث بن محمد بن ابو اسامہ کو روایت کیا ابن النجار نے ابو المکارم احمد بن محمد بن لبان سے انہوں نے ابو علی حسن بن احمد حدّاد سے انہوں نے حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی سے اُن سے حدیث کی ابو بکر احمد بن یوسف بن خلاد بن منصور بن احمد نصیبی نے اُن سے حدیث کی ابو محمد حارث بن محمد بن ابو اسامہ داہر تمیمی نے

سند کتاب الشریعۃ آجری

کتاب الشریعۃ آجری کو روایت کیا دمیاطی نے وجیہ منصور بن سلیم ہمدانی سے انکو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید ابن جانبی نے بغداد میں اجازت دوسرے حدیث کی شہادت دی اجازت کی انکو خبر دی ابو الحسین احمد بن عبد الغالب بن یوسف نے آجری سے اجازتاً۔

سند شرح سنۃ اور مصابیح

شرح سنۃ اور مصابیح اور معالم التنزیل بغوی کی انکو روایت کیا ابن النجار نے فضل ابن ابو سعید نوقانی سے انہوں نے اوسکی مؤلف محی السنۃ حسین بن مسعود ذراء البغوی سے

سند وسیط تفسیر واحدی

وسیط تفسیر واحدی روایت کی دمیاطی نے ابو المعز سے انہوں نے ابو الفضل احمد بن طاہر مہنی سے انہوں نے اُسکے مؤلف امام بزرگ ابو الحسین علی بن احمد واحدی سے

سند قوت القلوب

قوت القلوب روایت کی حجار نے عبد العزیز بن منصور سے انکو خبر دی ابو الفتح محمد بن یحیی روانی نے انکو ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی نے انکو خبر دی عمر بن ابو طالب محمد بن علی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہمارے والد نے

سند غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین روایت کی حجار نے احمد بن یعقوب ارستانی سے انہوں نے اوسکے مؤلف حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے

سند جامع الاصول

جامع الاصول روایت کی ابن النجار نے اوسکی مؤلف امام محمد بن اثیر جزری سے

سند عمدہ

عمدہ اور

سند کتاب اعتقاد شافعی

کتاب اعتقاد شافعی ان دونوں کو روایت کیا ابن النجار نے اُنکی مؤلف عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی سے

سند مشارق الانوار

مشارق الانوار صغانی روایت کی دمیاطی نے اوسکی مؤلف ابو الفضائل حسن بن محمد صغانی سے

سند ترغیب و ترہیب

ترغیب و ترہیب روایت کی دمیاطی نے اوسکی مؤلف حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری سے

سند مختارہ

مختارہ حافظ ضیاء الدین محمد مقدسی کو روایت کیا ابن النجار نے اپنی چہار مؤلف سے اور یہی آخر کلام ہے والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔

فن دانشمندی

رسالہ پنجم

اللہ جلشانہٗ کو سب حمد و ثنا ہی جو حکمتیں الہام کرتا ہے اور بہت نعمتیں عطا فرماتا ہے آمد درود و سلام افضل الکرسلین پر اور اوکی سب آل و اصحاب پر جنہوں نے ہمیں احکام دین پہنچائے یقین کے رستی بتائے اسکی بعد یہ کہتا ہوں میں

فقیر ولی اللہ بن عبدالرحیم کہ اس بندہ نے فن دانشمندی یعنی کتاب دانی اپنے والد سے سیکھا اور انہون نے میر محمد زاہد
بن قاضی اسلم ہروی سے حاصل کیا اور انہون نے ملا محمد فاضلے سے اخذ کیا اور انہون نے ملا محمد یوسف قراباغی سے انہون نے
مرزا جان سے اونہون نے ملا محمود شیرازی سے انہون نے ملا جلال الدین دوانی سے اونہون نے اپنے والد ملا اسعد بن عبدالرحیم
اور ملا مظہر الدین گازرونی سے ان دونون نے ملا سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی سے انہون نے
قطب الدین رازی سے اور انہون نے اور ملا سعد بن تفتازانی نے قاضی عضد سے اور انہون نے ملا زین الدین سے
اور انہون نے قاضی بیضاوی سے اور انکی سند پہنچی ہے شیخ ابو الحسن اشعری تک اس طریق سے جو کتب تاریخ مین
مشہور و معروف ہے غرض فقیر نے اس سند سے دانشمندی کا فن حاصل کیا اور علم کلام اور اصول سب ملی جلی
اور اس سند کی لوگ سب صاحب تصنیف و محقق پڑہانے اور تصنیف سے مشغول ہوئے ہین مگر اس فقیر کے والد بسبب اشتغال
قلبی کے مشغولی کے تصنیف و کثرت تدریس کیطرف متوجہ نہین ہوئے جی مین آیا کہ فن دانشمندی کا قاعدہ لکھے
اور اہل عصر کے پیش کرے اگر تم پوچھو دانشمندی سے کیا مراد ہے تو دانشمندی سے میری مراد کتاب دانی ہے اور وہ
تین قسم ہے ایک تو یہ کہ کتاب کا مطالعہ کرے اور اوسکی حقیقت دریافت کرے خوب تحقیق کے ساتھ دوسرے
یہ کہ پڑہائی اور شاگردونکو اوسکی حقیقت سمجھائے تیسرے یہ کہ شرح یا حاشیہ اوسپر لکھے اور اوسکی حقیقت بیان
کرنے مین مبالغہ کرے اگر کہو یہ جو تم قاعدہ بیان کرتے ہو اسکے ضبط کرنے مین اور حفظ کرنے مین اور تحقیق مین کیا فائدہ ہے
تو سنئے اسمین دو فائدے ہین ایک تو کتاب کے مطالعہ کا طریق جان لیگا اور مطالعہ اسکو بہت مفید ہوگا اس اجمال کے تفصیل
یون ہے کہ جب طالب فن دانشمندی کے بعضے مقدمہ جیسے صرف و نحو و لغت وغیرہ یاد کئے ہوئے ہوگا اوسکے بعد کسی کتاب
کا مطالعہ کریگا اور اوسکی شرح کو پیش نظر رکھیگا اور اوستاد مشفق اوسکو ان قواعد کلیہ سے آگاہ کردیگا اور اوسکے بعد
ہر جائے شارح کے کلام کے نکتہ سے مطلع کریگا تو قرینہ کے سبب فہم کتاب پیدا ہو جائیگا اور پہر اسمین شک نہین کہ بعد
احکام کلیات کے اوسی سبب جزئیات کا جاننا اور ویسی جزئیات اور پیدا کرنے بہت آسان ہو جائینگی جیسے جو شاعرون کے
دیوان دیکھتا رہتا ہے اور شعر پڑہتا رہتا ہے اوسی علم عروض بہت آسانی سے آجاتا ہے دوسرے یہ کہ ان عزیزون نے
جنکے پہلے نام بیان کئے ہین فنون دانشمندی کو علم کلام و اصول وغیرہ سے جو ملا دیا ہے تو اکثر طالب کو تمیز نہین ہوتی
فنون دانشمندی اور علم کلام و اصول مین اور وہ ان سبکو ہیئت اجماعی سے ایک علم جانتا ہے جیسے اس زمانہ مین اکثر عام لوگونکا
یہی حال ہے کہ نہ علم کا اچھا احاطہ کرتے ہین بسبب اوسکی اطراف کے پراگندہ ہونیکے اور نہ اچھی دانشمندی آتی ہے بسبب ہونے انتقال
ذہن کے ان فنون کیطرف جدا اور علم سے متمیز پس تو جب قاعدہ یاد کرلیگا تو اوسکی ذہن مین فنون دانشمندی کا ایک امر

جامع محدود و متمیز پیدا ہو جائیگا اور تہوڑیسی توجہ جس مقام مین صرف کریگا مسائل علم جدا دریافت کر لیگا اور ہر طرف
سے اونکو گہیر لیگا وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ یعنی میرا ارادہ اسکے سوا اور نہین کہ جسقدر مجہسے
ہو سکی درستی کرون اور مجہی توفیق اللہ تعالی ہی کے دی ہوئی ہی جاننا چاہیئے کہ جو عالم چاہی کہ اپنے شاگردونکو کوئی
کتاب بطریق درایت و تحقیق کے پڑہائی تو اوسے پندرہ ۱۵ چیزونکی رعایت ضرور کرنے چاہیئے اور اسی طرح جو شخص چاہے کہ
کسی کتاب کے شرح کرے اسکو ان امور کے محافظت ضرور ہے اول ضبط مشکل یعنی جو اسم و فعل عبارت مین آئے اگر محل اشتباہ
ہو تو اوسکی حرکات و سکنات بیان کردی اور حروف کا معجمہ اور مہملہ ہونا ظاہر کردی کہ تصحیف سے بچے خواہ تصحیف خطی ہو خواہ لفظی
دوسرے شرح لفظ غریب کے کردی یعنی جو لفظ کم استعمال آیا کرتا ہی ایسا کہ اوسکی معنے شاگرد نہین جانتے اوسکا بیان لغت اور
اصطلاح کیموافق کردی تیسرے کشف مغلق عبارت مین یعنی کوئی ترکیب دشوار پیچیدہ یا صیغہ مشکل ایسا واقع ہو کہ شاگردونکے
ذہن مین نہ آئی تو موافق علم صرف و نحو کی اوسے حل کردی چوتہی صورت مسئلہ کے یعنی کتاب مین ایسا قاعدہ مذکور ہو کہ شاگردونکے
ذہن مین نہ آئے تو اوسی واضح عبارت مین بیان کردی اور بعضی مثال ذکر کری کہ اونکی ذہن مین آجائے پانچوین تقریب
دلائل یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم کی ہی تو اوسکی مقدمات پیچیدہ کو ایسی وجہ سی کہولے کہ بعضے مقدمہ کی لازم
ہونے سی یا بعضی مندرج ہونیسے بعضے مین مدعا کا نتیجہ دی اور مقدمات بدیہی ذکر کرے ایسی جنمین شک کو دخل نہو۔
بطریق بدیہی سمجہا ہی جسمین شبہ نہ پڑہے چہٹی تعریفات کی تحقیق قیود کے فائدی بیان کرنے سی اور تقسیم کے کہولنے سی
اور حد جامع مانع غیر مستدرک کی انتزاع کا طریقہ اونکے درمیان سے ساتوین قواعد کلیہ بیان کرنے اونکی قیدونکے
فائدہ کے بیان سے اور تقسیم کے کہولنے سی اور مثال سے اور وجہ انتزاع اوس قاعدہ کے اوسکی درمیان ایسی وجہ سی جو غیر مستدرک
جامع و مانع ہو آٹہوین تقسیمات مین وجہ حصر کا کہولنا یعنی بموجب استقرا یا عقلی دلیل سے بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ
مین محصور ہے اور اسیطرح وجہ فصلونکی مقدم مؤخر ہونیکی اور قواعد کے بیان کرے نوین تفریق دو مشتبہون کی
جو باہم اشتباہ رکہتی ہون یعنی اگر دو قسم اول نظر مین باہم مشتبہ ہون یا دو مذہب مخالف مشتبہ ہون تو
اون دونونکا فرق خوب روشن وجہ سی تقریر کرے دسوین تطبیق دو مختلفونکی اگر مصنف کی عبارت مین دو
جائے مین اختلاف ہوتا ہو تو اوس اختلاف کا حل کری خواہ اختلاف دونونمین دلالت مطابقی سی ہو یا ایک دلالت مطابقی دوسری تضمنی
یا التزامی ہو گیارہوین دفع کرنا شبہات ظاہر الورود کا مثلاً تعریفات مین جو منع ہی جیسے استدراک
اور تعریف الشئی بالاخفی اور جامع مانع نہونا یا جو دلیل مین منع ہی جیسے جزئیہ کبری کی یا مخالفت مصنف کی کلام مین
شاگردونکے شروع رائے مین نظر آئے یا اوسکا مناظرہ مناظرہ کے قاعدہ کیموافق نہ معلوم ہو توجہ کرکی اوسی دفع کری

پندرھوین خواہکا بیان جس جگہ چھوڑا دیا ہو اور بیان وجہ نظر کا جہان کہا ہو وقفہ نظر اور
بیان سوال مقدر کا جس جگہ اوسکا [illegible] سولہوین کتاب کا ترجمہ شاگردون کی زبان مین اگر
اونکی زبان [illegible] سترھوین مختلف ہون کہ ایک شارح کچھ توجیہ کرتا ہو دوسرا شارح دوسرے طرح تو اوسکی تنقیح کرے اور
اچھی توجیہ کو تعین کرے اور اس قیاس مین بھی ضبط مشکل اور پیچیدہ کا حل کرے پندرھوین
تقریر آسان یعنی واضح واضح عبارت مختصر جو ذہن مین جلدی سے آسانی سے آجائے اور ان مین
سے ہر ایک مزج یعنی مصنف کی عبارت کو اپنی عبارت سے ایسی وجہ سے ملائے کہ دونون ملجائین
جب ان پندرہ امور کو ادا کر لیا تو پڑھانے اور شرح کتب کرنیمین کامل ہوگیا اور اوستاد مشفق کو
چاہیئے کہ اپنی شاگردون کو اول ان امور پر مطلع کرے اور ثانیاً اسکے بعد جہان جو موقع ہو
اوس سے آگاہ کرتا جاے کہ وہان شارح کی یہہ غرض ہے اور یہان یہہ غرض ہے اور ثالثاً شاگردون کو
فرمائے کہ کتاب کے مطالعہ مین یہہ امر پیش نظر رکھو اور اپنی فکر کو اسی میدان مین دوڑاؤ رابعاً
شاگرد کا مطالعہ اپنے مطالعہ سے مقابلہ کرے جو اسمین غلطی ہو اوس سے اطلاع دی ایسی طرح کہ وہ غلطی
اوسکے ذہن مین آجاے اور ایسی غلطی سے بطریق احتیاط آگاہ کردے خامساً کسی کتاب کی شرح
یا حاشیہ کو فرماوے اور اوسکی فضیلت کا امتحان کرے کہ تربیت کا حق پورا پورا ادا ہوجائے۔
اور جاننا چاہیئے کہ یہہ دانشمندی کتابون معقول اور منقول کے اور برہانیہ اور خطابیہ علومون مین ہے
حاری ہے اور منقول کی کتابون مین عبارت کی تحقیق کی بہت حاجت پڑتی ہے اور معقول
کے کتابون مین مسئلہ کے تحقیق کے۔ اور علوم برہانیہ مین مقدمات بدیہیہ کے رجوع کی
ایک واسطہ سے یا زیادہ واسطون سے بطریق برہان کے حاجت ہوتی ہے اور علوم خطابیہ مین بطریق
ظن کے یہہ ہی تقریر فن دانشمندی جو مین نے اپنے اوستادون سے
بموجب سند مذکورہ کے تحصیل کیا ہے۔

والحمد للہ اولاً وآخراً
ظاہراً وباطناً